

بسم الله الرحمن الرحيم

قرآن و سنت کی روشنی میں علاج بمطابق نظریہ مفرد اعضاء

# دستور الطیب

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

## تقریظ سعید

تمام تعریف و توصیف اس حکیم مطلق کے لیے ہے جس نے حکمت و دانائی کو تخلیق کیا۔  
 کروڑ ہا دود و سلام اس ذاتِ بابرکت پر جس نے حکمت و دانائی کو تقسیم کیا۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن ایک مکمل نسخہ شفا۔ جس میں ہر قسم کی روحانی  
 اور جسمانی بیماریوں کا بہترین علاج موجود ہے۔ اس نسخہ شفا کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سب سے  
 بڑے حکیم فخر آدم آقائے دو جہاں ﷺ کے ذریعے نوع انسانی تک پہنچایا۔ یؤتی الحکمة من  
 یشاء و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

جس حکمت و دانائی کا مظاہرہ سید الکونین ﷺ نے کیا وہ بے مثال ہے۔  
 علاج معالجہ میں اصول و دستور کو پیش نظر رکھنا جہاں معالج کی کامیابی کا ذریعہ ہے وہاں  
 مریض کے لیے نوبہ صحت ہے نظریہ مفرد اعضاء ایک عظیم اور جدید طریقہ علاج ہے جس کے مطابق  
 علاج یقینی اور بے خطا ہو جاتا ہے۔

محترم جناب پیر غلام رسول قاسمی صاحب نے قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں علاج  
 بذریعہ نظریہ مفرد اعضاء کو ”دستور الطیب“ میں جس احسن انداز سے پیش کیا ہے اس پر وہ مثال بلا  
 مبالغہ صادق آتی ہے کہ دریا کو نہیں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس میں بڑی جامعیت کے  
 ساتھ مختصر انداز میں اہم اور ضروری امور کو بیان کر دیا گیا ہے۔ جس سے مؤلف کی طب کے ساتھ لگن  
 اور انکے ذوق سلیم کی عکاسی ہوتی ہے۔ بالخصوص انہوں نے قرآن و سنت سے جو تمام علوم و فنون کا  
 سرچشمہ منبع ہے جو رہنمائی حاصل کی ہے وہ سارے مضمون کو بس منور کر دیتی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف دامت برکاتہم کو دارین اس کوشش کا بہترین صلہ  
 عطا فرمائے اور قارئین کو پورا پورا فائدہ نصیب فرمائے۔ آمین

خادم طب معالج نظریہ مفرد اعضاء

حکیم صفدر علی صفوری

صفوری دواخانہ اسلام پورہ نزد پرانا پل سرگودھا تاریخ 20 نومبر 2006ء

## سرچشمہ طب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ


الْحَمْدُ لِلَّهِ غَافِرِ الذُّنُوبِ وَالصَّلَوةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طَيِّبِ الْأَبْدَانِ  
وَالْقُلُوبِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ

اللہ کریم دنیا میں مادی طور پر انسان کی تخلیق مرد اور عورت کے مخلوط نطفے سے فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يُخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ یعنی انسان کو چاہیے کہ غور کرے، وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے؟ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو کمر اور چھاتیوں سے نکلتا ہے (الطارق: ۵ تا ۷)۔ اس آیت میں کمر سے نکلنے والے پانی سے مراد مرد کی منی ہے جس کا خزانہ مرد کی کمر میں ہوتا ہے اور چھاتیوں سے نکلنے والے پانی سے مراد عورت کی منی ہے جس کا خزانہ عورت کی چھاتیوں میں ہوتا ہے۔ بچے کی تخلیق میں مرد اور عورت کی نکلنے والی ساری کی ساری منی استعمال نہیں ہوتی بلکہ مرد کا صرف ایک جرثومہ عورت کے صرف ایک جرثومے میں پیوست اور مخلوط ہو کر بچے کی بنیاد رکھتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ یعنی ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے (الانسان: ۲)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ كَلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ یعنی بچے کی پیدائش پر سارے کا سارا پانی استعمال نہیں ہوتا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۴)۔ گویا محض ایک نطفے یا جرثومے سے بچے کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

حبیب کریم ﷺ نے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ نَانَ مَاءِ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضٌ وَ مَاءِ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ آيِهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَبُ یعنی مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے جب کہ عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے ان میں جو پانی غالب آ جائے یا سبقت لے جائے، بچے کی شکل و شباہت اسی پر جاتی ہے (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)۔

اللہ کریم نے تخلیق انسانی کا مکمل ضابطہ (Process) اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سَلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَيَّرَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ یعنی بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک نطفے کی شکل میں  مقام میں رکھا، پھر ہم نے اس نطفے کو خون کا لو تھڑا بنایا، پھر ہم نے اس خون کے لو تھڑے کو چبائے ہوئے نوالے کی طرح کی بوٹی بنایا، پھر ہم نے اس گوشت سے ہڈیاں پیدا کیں۔ بال آخر ہم نے اُس کو ایک نئی مخلوق کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پس اللہ بہت ہی برکت والا ہے جو بہترین خالق ہے (المومنون: ۱۲ تا ۱۴)۔

اس آیت شریفہ میں رحم مادر کے اندر بچے کے مدارج بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے پانی یا نطفہ ہوتا ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ نطفہ سخت ہو کر جم جاتا ہے جسے علقہ کہا جاتا ہے۔ علق سے مراد لٹکی ہوئی یا معلق چیز ہے جو نہ پانی ہے اور نہ گوشت۔ بلکہ پانی اور گوشت کے درمیان معلق ہونے کی وجہ سے علقہ کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ علقہ مزید سخت ہو کر باقاعدہ گوشت کا لو تھڑا بن جاتا ہے جسے مضغہ کا نام دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں مضغہ کا لفظی معنی ہے چبایا ہوا نوالہ۔ جب نوالے کو چبا کر اکٹھا کر دیا جائے اور پھر اس پر دانتوں کے نشانات باقی ہوں تو اسے عربی میں مضغہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس مضغہ میں مزید سختی آتی ہے اور وہ ہڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس ہڈی پر گوشت اور چمڑا چڑھا دیا جاتا ہے۔

محبوب کریم ﷺ نے اس کی مزید وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ: اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَازِيعُ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ یعنی انسان اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ علقہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن گزرنے کے بعد وہ مضغہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن گزرنے کے بعد اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے (مسلم، بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۲۰)۔

بچے کی تخلیق کے یہ تمام مراتب سورۃ حج میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ اسکے آگے ارشاد فرمایا

کہ: وَ نَفِزُ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَزْدَلِ الْعُمْرِ یعنی ہم ایک مقرر میعاد تک تمہیں رحم میں رہنے دیتے ہیں، پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تمہیں تمہارے شباب تک پہنچاتے ہیں، اور تم میں سے بعض فوت ہو جاتے ہیں اور بعض کو سخت بڑھاپے تک پہنچا دیا جاتا ہے (الحج: ۵)۔

پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو اپنی تخلیق کا شاہکار بنایا۔ اور سچے ہیں وہ رسول کریم ﷺ جنہیں اللہ کریم نے اس قدر تعلیمات دے کر بھیجا۔ اور خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں ایسے عظیم معلم کی تعلیمات کو قبول کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ آمَنَّا بِهِ وَ صَدَقْنَا فَصَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ

اللہ کریم جل شانہ نے سب سے پہلے اپنے نبی حضرت محمد کریم ﷺ کے نور کو براہ راست پیدا فرمایا۔ پھر اس نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔ اسی نور سے اربعہ عناصر بھی پیدا ہوئے جن سے انسان مرکب ہے۔ اولیاء کریم اپنے وجود میں اربعہ عناصر کی فکر اور مراقبہ مکمل کر لینے کے بعد نور محمدی کا مراقبہ کرتے ہیں یعنی ہرچہ ہست ہمہ نور است۔ پھر اس کے بعد ذات باری تعالیٰ کے مشاہدہ (کَمَا يُمْكِنُ فِي الدُّنْيَا) میں مشغول و مستغرق ہوتے ہیں۔ گویا انسان اپنی تخلیق میں بھی نور محمدی کے توسط کا محتاج ہے اور معرفت الہیہ کے حصول میں بھی اسی نور سرمدی میں سے ہو کر جانے کا پابند ہے۔ بالکل اسی طرح اخلاق محمدی سے دوری بیماریوں کا باعث بنتی ہے اور آپ ﷺ کی لائن پر آ جانے سے شفا نصیب ہو جایا کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے اسماء گرامیہ میں ایک نام ”شَافِ“ ہے یعنی شفا دینے والے۔ اس نام مبارک کے پس منظر میں مذکورہ بالا حقائق پوشیدہ و پنهان ہیں۔ سرچشمہ شفا حضرت سیدنا محمد المصطفیٰ ﷺ نے اس دھرتی پر اتنے زیادہ لوگوں کو روحانی اور جسمانی شفا بخشی کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر سبقت لے گئے۔ آپ ﷺ کی نگاہ اقدس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں استعداد نبوت تک پیدا کر دی۔ مگر آپ ﷺ کی خاتمیت کے پیش نظر کسی صحابی کو خلعت نبوت نہ پہنائی گئی کہ نبوت استعداد سے نہیں بلکہ عطا سے ملا کرتی ہے اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد اس عطا کا دار و مدار بند ہے۔

جس طرح نبی کریم ﷺ خدا کی خدائی کی دلیل ہیں اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی

کریم ﷺ کی رسالت کی دلیل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مریضوں کا شفا پا جانا طبیب کے کامل ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ علیہم الرضوان استعداد نبوت کے باوجود نبوت کی بجائے بالترتیب خلافت سے نوازے گئے اور ان کے علاوہ اہل بیت اطہار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال بھی کسی دوسرے پیغمبر کے ہاں نہیں ملتی۔

آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا اسی لیے قرآن بھی شفا دیتا ہے۔ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲)۔

نماز آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بھی شفاء ہے الصَّلٰوةُ شِفَاۗءٌ (ابن ماجہ صفحہ ۲۴)۔

الغرض طب جسمانی کی بات ہو یا روحانی حوالے سے دنیا، قبر اور آخرت کے تمام مراحل کی بات ہو وسیلہ دارین حضرت محمد کریم ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر کہیں بن نہیں پڑتی۔ اے اللہ کریم تیرا یہ عاجز و مسکین بندہ تجھے تیرے محبوب نبی حضرت محمد کریم ﷺ کا واسطہ دیتا ہے۔ مجھ سے دین دنیا اور آخرت میں درگزر فرما۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهِ الشَّفِیْعِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

نوٹ :- فقیر نے اپنے استاذ مکرم حضرت قبلہ سید دلدار حسین شاہ صاحب قادری حضری دامت برکاتہم العالیہ، محترم جناب حکیم صفدر علی صاحب صفوری اور استاذ العلماء حضرت علامہ غلام رسول صاحب فیضی سے علوم طبییہ سیکھے اور ان کے علاوہ بے شمار حکماء سے مشاورت اور استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ فقیر کے محسنین کو جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت فقیر نے قرآن و سنت، اپنے اساتذہ کے فرمودات اور اپنے تجربات و آراء کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا۔

رہبر نظریہ مفرد اعضاء، طب یونانی، قانونچہ اور کتب مفردات و کشتہ جات۔

فقیر غلام رسول قاسمی ۲۳ ذیقعد ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## پہلا باب امورِ طبعیہ


امورِ طبعیہ سے مراد انسانی جسم کے وہ اجزاء اور امور ہیں جن پر انسانی بدن قائم ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک جزو بھی ختم ہو جائے انسانی بدن کا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ امورِ طبعیہ سات ہیں۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قویٰ اور افعال۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

### 1۔ ارکان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار عناصر (ارکان) سے پیدا فرمایا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے۔ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی (الانبیاء: ۳۰) پھر انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا (السجدہ: ۷)۔ اور جب مٹی اور پانی کو آپس میں ملا دیا تو لیسدار مٹی (طین لازب) تیار ہو گئی (الصافات: ۱۱)۔ پھر جب اسے ہوا میں خشک کیا تو انسان کا خشک مگر کچا پتلا تیار ہو گیا جس کی مٹی ابھی تک بدبودار تھی۔ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (الحجر: ۲۶) پھر جب اسے آگ کے ذریعے پکایا تو بدبودار مٹی اور ٹھیکریوں کی طرح کا پتلا تیار ہو گیا صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (الرحمن: ۱۴)۔

ثابت ہوا کہ انسان پانی، مٹی، ہوا اور آگ سے مرکب ہے۔ انہی چار عناصر کو طبی زبان میں ارکان کہا جاتا ہے۔ انہی ارکان کے اعتدال کا نام تندرستی اور صحت ہے۔ اور ان کے عدم توازن کا نام بیماری ہے۔ انسان کے اربعہ عناصر سے مرکب ہونے اور انہی کے عدم اعتدال سے بیماری پیدا ہونے پر تمام حکماء، مشائخ اور اولیاء کا اجماع ہے مگر یہ اجماع شرعی نہیں ہے بلکہ زوائد میں سے ہے۔ اگر آپ قرآن سے ثابت ہونے والی ترتیب میں غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ سب سے پہلے پانی، پھر مٹی، پھر ہوا اور پھر آگ کا نمبر آتا ہے۔ انسانی امراض کا علاج بھی بالکل اسی ترتیب سے کیا جاتا ہے۔ اگر بدن میں پانی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے مٹی میں اضافہ کر دینے سے پانی جذب ہو جاتا ہے اور شفا مل جاتی ہے۔ اور اگر مٹی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے

ہوا میں اضافہ کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے اور اگر ہوا کی مقدار بڑھ جائے تو آگ میں اضافہ کر دینے کے آغاز سے شفا ہو جاتی پانی ہے اور اگر آگ بڑھ جائے تو دوبارہ پانی میں اضافہ کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔ مٹی



قرآن و سنت سے مرض اور شفاء کے فلسفہ کی اصل بنیاد کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

## 2۔ مزاج


آپ پڑھ چکے ہیں کہ انسان چار ارکان سے بنا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ ان میں سے ہر ایک کا الگ مزاج ہے۔ پانی کے مزاج میں تری، مٹی کے مزاج میں سردی، ہوا کے مزاج میں خشکی اور آگ کے مزاج میں گرمی پائی جاتی ہے۔

## 3۔ اخلاط

یہ چار ارکان انسانی بدن میں اخلاط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اخلاط خلط کی جمع ہے۔ پانی سے بلغم، مٹی سے ہڈیاں، ہوا سے سودا اور آگ سے صفر پیدا ہوتا ہے۔

- ☆ بلغم کا مرکز دماغ، سودا کا مرکز دل اور صفر کا مرکز جگر ہے۔
- ☆ بلغم کا رنگ سفید، سودا کا رنگ سیاہ اور صفر کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔
- ☆ بلغم کا ذائقہ پھیکا، سودا کا ذائقہ ترش، اور صفر کا ذائقہ نمکین ہوا کرتا ہے۔
- ☆ بلغم سے اعصابی خلیے (نورون) بنتے ہیں، سودا سے عضلاتی خلیے بنتے ہیں اور صفر سے

غذی خلیے بنتے ہیں۔ انسانی جسم عضلات میں سب سے اوپر اعصاب اعصاب، ان کے نیچے غدود، غدود کے نیچے ہڈی عضلات اور سب سے نیچے ہڈیاں ہوتی





## 4۔ اعضاء

دل، دماغ اور جگر تینوں اعضاءِ رئیسہ کہلاتے ہیں۔ ان میں سے ہر عضو کے اوپر دو جھلیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ ان دونوں جھلیوں کا تعلق دوسرے دو اعضاءِ رئیسہ سے ہے۔ دماغ کے ماتحت اعصاب، جگر کے ماتحت غدود اور دل کے ماتحت عضلات کام کرتے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

**دماغ کے تحت کام کرنے والے اعضاء (اعصابی اعضاء):**

تمام اعصاب (پٹھے) جلد و کان کا بیرونی حصہ، ناک کی چونچ اور بال کی طرح بارک نالیاں (عروقِ شعریہ)۔ اعصابی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔ خبر رساں اور حکم رساں۔ انکی تفصیل قویٰ کی بحث میں آرہی ہے۔

سیدنا مولا علی المرتضیٰؑ فرماتے ہیں کہ عقل کا مرکز دماغ ہے (التمہید از ابوالشکور سالی رحمہ اللہ)۔ قرآن شریف میں ہے کہ: لَہُمْ قُلُوبٌ لَا یَفْقَہُونَ بِہَا یعنی ان لوگوں کے پاس دل تو موجود ہیں مگر ان سے سمجھتے کچھ نہیں (الاعراف: ۱۷۹)۔ اس آیت میں قلب کے اوپر چڑھی ہوئی اعصابی جھلی کی خرابی کی طرف اشارہ ہے جو قلب کو دماغ کے ساتھ مربوط رکھتی ہے۔

**قلب کے ماتحت کام کرنے والے اعضاء (عضلاتی اعضاء):**

عضلاتی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔ ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات۔ ارادی عضلات میں ہونٹ، زبان، آنکھیں، گوشت اور قصب شامل ہیں جب کہ غیر ارادی عضلات میں دل، پھیپھڑے، معدہ اور شریانیں شامل ہیں۔

عربی زبان میں دل کو قلب کہا جاتا ہے۔ قلب کا معنی ہے الٹی چیز یا پلٹ دینا۔ اسی سے

انقلاب کا لفظ بنا ہے۔ دل کو قلب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انسان کے سینے میں الٹا لٹکا ہوا ہے اور اس لیے بھی کہتے ہیں کہ یہ خون کو واپس جسم کی طرف پلٹا دیتا ہے۔

## معدہ بدن کا حوض ہے

اطباء معدے کو عضوِ رئیس تسلیم کریں یا نہ کریں، ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ غذا اور دوا ہو یا زہر، ہر چیز نے سب سے پہلے معدے میں ہی پہنچنا ہوتا ہے۔ یہیں پر اخلاط کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور بیماری یا شفاء میں معدے کا ایک عظیم کردار ہے۔ حبیبِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اسی میں آ کر گرتی ہیں جب معدہ صحیح ہو تو نالیاں (عروق) صحت مند مواد لے کر یہاں سے نکلتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو نالیاں بیمار اجزاء لے کر نکلتی ہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۰)۔

یہی وجہ ہے کہ کسی دوسرے مرض کا علاج کرنے سے پہلے معدے کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر انسان کا ہاضمہ اور قبض وغیرہ درست ہو تو بیماریاں بہت کم لگتی ہیں اور اگر کوئی بیماری لگ بھی جائے تو جلد شفاء ہو جاتی ہے۔

## جگر کے تحت کام کرنے والے اعضاء (غدی اعضاء):۔

غددوں کی دو قسمیں ہیں۔ غدِ ناقلہ اور غدِ جاذبہ۔ جو غدود مواد کو خون سے باہر خارج کرتے ہیں انہیں غدِ ناقلہ کہا جاتا ہے اور جو غدود مواد کو جسم سے جذب کر کے خون میں شامل کرتے ہیں انہیں غدِ جاذبہ کہا جاتا ہے۔ جگر، گردے، مثانہ، آنتیں، وریڈیں خبیہ، رحم غدِ ناقلہ ہیں جب کہ تلی اور لہبہ غدِ جاذبہ ہیں۔ اللہ کریم جل شانہ ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ یعنی ہم نے انسان کو جگر میں پیدا کیا ہے (البلد: ۴)۔ اس آیت شریفہ میں رحم کو کبد یعنی جگر قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے رحم ایک غدی عضو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کا مزاج صفا دی ہوتا ہے۔ بچے کی شکل و صورت بنانا بھی جگر کی قوت مصورہ کے ذمے ہوتا ہے۔ فَسَبِّحْ اِنَّ اللّٰهَ الْخَلّٰقِ الْعَلِیْمِ الْحَكِیْمِ

## 5۔ ارواح

اعضاءِ رئیسہ کی مسلسل فعالیت اور رگڑ (Friction) کی وجہ سے ان کے ارد گرد گیس کی طرح کے نہایت لطیف بخارات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنہیں طبی زبان میں ارواح کہا جاتا ہے۔ قلب کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ حیوانی، دماغ کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ نفسانی اور جگر کے ارد گرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ طبعی کہا جاتا ہے۔ ان ارواح کا اس روح سے کوئی تعلق نہیں جسے اللہ کریم نے انسان میں پھونکا ہے اور اس کا بدن سے انقطاع تعلق موت کہلاتا ہے۔

شریانوں میں خون کی گردش کی وجہ سے جو لطیف روح جنم لیتی ہے اسے روحِ دموں کہتے ہیں۔ خون کے اندر ہی رتج بھی شامل ہوتی ہے جو خون کو متحرک رکھتی ہے۔ رتج، روح اور خون کے اعتدال پر قوتِ جسمی و مردی کا دار و مدار ہے۔

## 6۔ قوی

قوی قوت کی جمع ہے۔ تینوں اعضائے رئیسہ کو اللہ کریم نے مختلف قوتوں سے نوازا ہے۔

**قوتِ طبعی :-** اس کا مرکز جگر ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ بقائے شخص اور قوتِ بقائے نسل۔ قوتِ بقائے شخص کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ غازیہ اور قوتِ نامیہ۔ قوتِ غازیہ جسم کو غذا فراہم کرتی ہے اور قوتِ نامیہ جسم کی نشوونما کرتی ہے۔ قوتِ غازیہ کی چار خادم قوتیں ہیں۔ قوتِ جاذبہ، قوتِ ماسک، قوتِ ہاضمہ اور قوتِ دافعہ۔ قوتِ بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مولدہ اور قوتِ مصورہ۔ قوتِ مولدہ وہ ہے جو منی کو پیدا کرتی ہے اور قوتِ مصورہ وہ ہے جو اعضاء کی شکل و صورت کو ترتیب دیتی ہے۔

**قوتِ نفسانی :-** اس کا مرکز دماغ ہے۔ اس قوت کی مدد سے انسان احساس کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مدرکہ اور قوتِ محرکہ۔ قوتِ مدرکہ کے پانچ خادم ہیں۔ جنہیں حواسِ خمسہ ظاہریہ

کہا جاتا ہے۔ آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ یا جلد۔ ان پانچ اعضاء میں بالترتیب قوتِ باصرہ، قوتِ سامعہ، قوتِ شامہ، قوتِ ذائقہ اور قوتِ لامسہ پائی جاتی ہیں۔

دماغ کے اندر بھی پانچ حواس موجود ہوتے ہیں۔ حسِ مشترک، حسِ خیال، قوتِ واہمہ، قوتِ حافظہ اور قوتِ متصرفہ۔ ان پانچ قوتوں کو حواسِ خمسہ باطنیہ کہتے ہیں۔

قوتِ محرکہ وہ قوت ہے جس کے ذریعے دماغ مختلف قسم کے احکام صادر کرتا ہے۔ مثلاً قوتِ مدرکہ کے ذریعے دماغ نے یہ ادراک کر لیا کہ فلاں جگہ پر خارش ہو رہی ہے۔ اور قوتِ محرکہ کے ذریعے دماغ نے ہاتھ کو حکم دیا کہ اس جگہ پر جا کر خارش کرو۔ یہ سارا کام دماغ کے ماتحت کام کرنے والے اعصاب کرتے ہیں۔ ادراک کرنے والے اعصاب کو خبر رساں اعصاب کہتے ہیں اور احکام جاری کرنے والے اعصاب کو حکم رساں اعصاب کہتے ہیں۔

**قوتِ حیوانی:** اس کا مرکز قلب ہے۔ اس سے مراد زندگی بخشنے والی قوت ہے۔ اس قوت کا دار و مدار حرارتِ اصلیہ پر ہے۔ حرارتِ اصلیہ کو حرارتِ غریزی بھی کہتے ہیں۔ حرارتِ غریزی وہ حرارت ہے جو عناصرِ اربعہ کے آپس میں ملنے سے جنم لیتی ہے۔ یہ جسم کو گلنے سڑنے سے بچاتی ہے۔ روح پھونکنے کے ساتھ ہی اس حرارت کی نعمت انسان کو عطا کر دی جاتی ہے۔ جو جوانی تک بدستور بڑھتی رہتی ہے اور بڑھاپے میں بتدریج کم ہونے لگتی ہے اور موت کے وقت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرم دوا میں شفا زیادہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے حدیث شریف میں سنائی کو ہر مرض کا علاج قرار دیا گیا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۸)۔ سنائی کا مزاج گرم تر ہے اور یہی عمومی صحت ہے۔

قوتِ حیوانی کو قائم رکھنے کے لئے قلب کی دو قوتیں ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ قوتِ انقباض اور قوتِ انبساط۔ قوتِ انقباض سے مراد قلب کا مٹھی کی طرح بند ہو جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی اوپر کی سطح ناپی جاتی ہے۔ قوتِ انبساط سے مراد قلب کا غبارے کی طرح کھل جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی نچلی سطح ناپی جاتی ہے۔ قلب کے مسلسل انقباض اور انبساط پر انسانی زندگی کا دار و مدار ہے۔

## 7۔ افعال

فعل سے مراد کسی عضو کی کارکردگی اور اس کا کام ہے۔ جو کام صرف ایک ہی قوت سے مکمل ہو جائے اسے فعلِ مفرد کہتے ہیں جیسے جذب کرنا یا خارج کرنا۔ اور جس کام پر ایک سے زیادہ قوتیں صرف ہوں اسے فعلِ مرکب کہتے ہیں جیسے لقمہ نگلنا۔ اس پر حلق کی قوتِ دافعہ اور معدے کی قوتِ جاذبہ دونوں استعمال ہوتی ہیں۔

### جسمانی نظام

جسمانی نظام کے دو شعبے ہیں۔ نظامِ بقائے حیات اور نظامِ بقائے نسل۔ نظامِ بقائے حیات میں چار مختلف نظام ہیں۔ نظامِ دمو، نظامِ غذائی، نظامِ ہوائی اور نظامِ بول۔ نظامِ دمو کا دار و مدار قلب پر، نظامِ غذائی کا دار و مدار معدے پر، نظامِ ہوائی کا دار و مدار پھیپھڑوں پر اور نظامِ بول کا دار و مدار جگر اور گردوں پر ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے معاون اعضاء کا بھی ان نظاموں میں اہم کردار ہے۔ نظامِ بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔ مردانہ اور زنانہ۔ ان تمام چیزوں کی تفصیل تشریح الابدان کی کتب میں پائی جاتی ہے۔ البتہ نظامِ غذائی یا نظامِ انہضام کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے۔

### نظامِ انہضام

☆ ہر کھائی اور پی جانے والی چیز انسانی جسم میں پہنچ کر چار مرتبہ ہضم ہوا کرتی ہے۔

1:- ہضمِ معدی:- معدہ اپنی گرمائش اور مشینز جیسی حرکت کے ذریعے سے غذا کو محلول کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے اس محلول کو کیلوس کہتے ہیں۔ فالتو چیز یعنی فضلے کو آنتوں کی طرف دھکیل دیتا ہے اور آنتیں اسے اپنی اسپرنگ (spring) جیسی حرکت (حرکتِ دودیہ) کی مدد سے نیچے کھینچ لیتی ہیں اور مقعد کے راستے خارج کر دیتی ہیں۔

معدے میں تیار ہونے والا کیلوس ماسا ریکانامی نالیوں کے ذریعے جگر میں چلا جاتا ہے۔

2:- ہضمِ کبدی (کبد کا معنی جگر):- جگر اپنی مسلسل حرکت کے ذریعے سے اس محلول کی چارتیں بنا دیتا ہے۔ یہ عمل تقریباً اسی طرح ہوتا ہے جیسے دودھ کو آگ پر رکھ کر گرم کیا جائے تو، سب

سے نیچے سودا بیٹھ جاتا ہے، اس کے اوپر صفرا کی تہہ ہوتی ہے، صفرا کے اوپر خون کی تہہ ہوتی ہے اور سب سے اوپر جھاگ کی شکل میں بلغم کی تہہ چڑھ جاتی ہے۔

یہاں کا فالتو پانی گردوں کی طرف چلا جاتا ہے جو گردوں سے چھننے کے بعد پیشاب کی شکل میں مٹانے میں اثر جاتا ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعے سے خارج ہو جاتا ہے۔ جگر کا تیار کردہ محلول بارک نالیوں میں چلا جاتا ہے جو اسے مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

3 :- ہضم عروقی (عروق نالیوں کو کہتے ہیں۔ یہ عرق کی جمع ہے) :- یہ نالیاں خون کو جگر سے لے کر مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں اور غیر ضروری اجزاء کو پسینے کی شکل میں خارج کر دیتی ہیں۔ جگر کے بعد یہ محلول عرف میں خون ہی کہلاتا ہے لیکن یہ سودا، صفرا اور بلغم پر مشتمل ہوتا ہے اور ان میں سے کسی ایک خلط کے غلبے کی وجہ سے اس کا رنگ کالا، پیلا یا سفیدی مائل ہو سکتا ہے۔

4 :- ہضم عضوی :- یہ خون عروق کے ذریعے سے جب مختلف اعضاء تک پہنچ جاتا ہے تو ہر عضو اس میں سے اپنی ضرورت کے خلیے جذب کر کے نشوونما پاتا رہتا ہے اور پرانے خلیوں کو چھوڑ دیتا ہے اور وہ ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ یوں انسان کا جسم پرورس پاتا رہتا ہے۔ تقریباً ہر اڑھائی سال کے بعد انسانی جسم کے تمام خلیات مکمل طور پر تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اعضاء کے فضلے سے ناخن، بال اور منی بنتے ہیں۔

یہاں تک آپ نے سات چیزوں کی تفصیل پڑھ لی ہے۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قویٰ اور افعال۔ ان سات چیزوں کو طب کی زبان میں امور طبعیہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا عَزَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَزَّجَكَ** یعنی اے انسان تجھے تیرے رب سے کوئی چیز نے غافل کر دیا، جس نے تجھے خلق کیا، پھر تجھے برابر کیا، پھر تجھے اعتدال بخشا، جس صورت میں چاہا تمہیں ترکیب دیا (الانفطار: ۶ تا ۸)۔

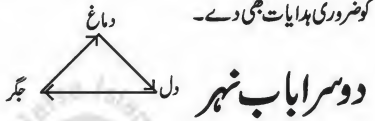
## ستہ ضروریہ

ستہ ضروریہ سے مراد وہ چھ چیزیں ہیں جو انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات ہیں۔ وہ چھ

چیزیں یہ ہیں۔

(۱) سانس (۲) غذا یعنی کھانا پینا (۳) نیند یعنی سونا جا گنا (۴) استفرارغ و احتباس یعنی پاخانہ، پیشاب، پسینہ وغیرہ کا اخراج یا امساک (۵) بدنی حرکت و سکون یعنی چلنا، پھرنا، ورزش، بولنا، آرام کرنا وغیرہ (۶) حرکت و سکون نفسانی یعنی خوشی، غمی، ہنسنا، رونا وغیرہ۔

ان چھ چیزوں کا انسانی صحت میں بہت بڑا دخل ہے۔ لہذا طبیب پر لازم ہے کہ تشخیص کرتے وقت ان ضروریات پر نظر رکھے اور ان کے مطابق دوا تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ مریض کو ضروری ہدایات بھی دے۔



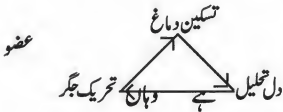
## دوران خون

☆ خون ہمیشہ دل سے جگر کی طرف، جگر سے دماغ کی طرف اور دماغ سے واپس دل کی طرف گردش کرتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشے میں ظاہر ہے نقشے میں موجود تیر کا نشان خون کی گردش کو ظاہر کرتا ہے۔



اعصابی تحریک

تحریکات ثلاثہ

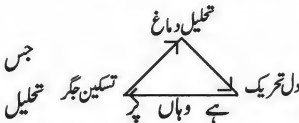


(i) تحریک :- جس

غدی تحریک

میں اس وقت خون آ رہا

تحریک ہوگی۔



(ii) تحلیل :- جس

عضو میں سے خون گزر رہا

جس

تحلیل

ہوگی۔

(iii)۔ تسکین:- جس عضو میں سے خون گزر چکا ہے وہاں پر تسکین ہوگی۔

## اقسام نبض

نبض دراصل قلب کی حرکات کا نام ہے۔ قلب کی حالت کو جان لینے سے پورے جسم کی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ انسانی جسم میں ایک لو تھڑا ایسا ہے کہ اگر یہ صحت مند ہو تو پورا جسم صحت مند ہوتا ہے اور اگر یہ بیمار ہو تو پورا جسم بیمار ہوتا ہے خبردار وہ لو تھڑا قلب ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۱)۔ اسی لئے حکماء فرماتے ہیں کہ جو حالت قلب کی ہوگی وہی حالت سارے جسم کی ہوگی۔ مفرد نبض کی تین اقسام ہیں۔ اعصابی، عضلاتی اور غدی۔

(i)۔ اعصابی نبض: یہ نبض گہری ہوتی ہے اس کی رفتار سست ہوتی ہے لمبائی بہت کم ہوتی ہے۔ دیگر علامات: پیشاب کا رنگ سفید، پیشاب کی مقدار زیادہ، چہرے کی رنگت سفید، منہ کا ذائقہ میٹھا

(ii)۔ عضلاتی نبض: یہ نبض اوپر اوپر ہوتی ہے اسکی رفتار تیز ہوتی ہے اور لمبائی زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر علامات: پیشاب کا رنگ سرخی اور کالک مائل، پیشاب کی مقدار کم یا بندش، چہرے کی رنگت



سیاہ، منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا

(iii)۔ غدی نبض : یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے درمیان میں ہوتی ہے اس کی رفتار معتدل ہوتی ہے اور لمبائی کے لحاظ سے بھی معتدل ہوتی ہے۔

دیگر علامات : پیشاب کا رنگ پیلا، پیشاب کی جلن، پیشاب کی مقدار درمیانی، پیشاب قطرہ قطرہ آنا، چہرے کی رنگت اور آنکھیں پیلی، منہ کا ذائقہ نمکین

## اقسام مرض

اعصابی امراض :- رال ٹپکنا (منہ سے تھوکیں نکلتا) الٹی، دست، ہیضہ، آنکھوں سے پانی، پسینے کی کثرت، جریان، سیلان الرحم (یعنی تمام رطوبتوں والے امراض)، زکام، چھینکیں، کالی کھانسی، نامردی، جلدی امراض، چچک، خسرہ، برص، موٹاپا، سر درد بلغمی، جوڑوں کا درد، شوگر، سرسام، نیند کا غلبہ، لوبلڈ پریش، بلیریا، موتیا سفید، گردن توڑ بخار، بایاں فالج، دایاں لقوہ، ناپیتا ہو جانا، ناک کی ہڈی کا مڑ جانا

عضلاتی امراض :- ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، قبض، بندش بول، اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، کینسر، بواسیر، نکسیر، کثرت حیض (یعنی تمام خونی امراض)، اختناق الرحم، اپینڈکس (ورم اعور زائندہ)، سر درد سوداوی، کالایرقان، صلابت جگر، عظم جگر، صلابت رحم، گردوں کی پتھری، خشکی، ذات الجنب، پھیپھڑوں میں پانی پڑنا، نمونیا، خناق، تشنج، پولیو، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، کالا موتیا، نچلے دھڑ کا فالج، تپ دق، مسوڑھوں کا ورم (سوجن)، ورم لوزتین، پٹھوں کا کھچاؤ، ایڈز، کلنت (تشنج اور سکیڑ ہمیشہ عضلاتی امراض میں ہوا کرتے ہیں)۔

غدی امراض :- پیلا یرقان، مروڑ یا میچش، کھانا کھاتے ہی اجابت، تھکیر البول، استسقاء (پیٹ میں پانی پڑ جانا)، تھوٹھریا اماس یعنی جسم سوج جانا، سرعت انزال، منی کا پتلا ہونا، تمام جلن دار امراض، ہاتھ پاؤں جلنا، دایاں فالج، بایاں لقوہ، ٹائیفائیڈ، کانچ نکلتا۔

## چند اہم باتیں

- 1- گردن سے اوپر اوپر کا حصہ عمومی طور پر اعصاب کے تحت شمار ہوتا ہے کمر سے اوپر اوپر کا بقیہ دھڑ غود کے تحت شمار ہوتا ہے اور کمر سے نچلا دھڑ عضلات کے تحت شمار ہوتا ہے۔
- 2- مرض کا پہلا حملہ ہمیشہ اعصاب پر ہوتا ہے دوسرا حملہ غود پر اور تیسرا عضلات پر ہوتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا کہ کوئی بھی مرض کسی بھی تحریک میں موجود ہو سکتا ہے۔ یہ محض مرض کے تازہ یا پرانا یا بہت پرانا ہونے پر منحصر ہے۔ مثلاً شروع میں زکام ہوتا ہے جو ناک سے بہتا ہے، یہ اعصابی مرض ہے، کچھ عرصہ بعد نزلہ اندر پڑنے لگ جاتا ہے، یہ غدی مرض ہے۔ اب اس کا رنگ پیلا ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد نزلہ اندر ہی اندر غیر محسوس طریقے سے گرنے اور جمع ہونے لگتا ہے اور خارج ہونے کا نام نہیں لیتا جسے بند نزلہ کہتے ہیں، یہ عضلاتی مرض ہے۔

## دوائیں اور غذائیں

- 1- اعصابی دوائیں :- سوئف، سفید زیرہ، دھنیا، چھوٹی الائچی، ریوند خطائی، ریوند چینی، ملٹی، سوہاگہ، لوبان، اسکندھ، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤزبان، لسوڑیاں، آک کا دودھ، روغن ارنڈ، سقونیا، چینی، گلوکوز، بادام، چھلکا اسپنخول، عرق گلاب، ثعلب مصری، ستاور، سفیدہ، چار مغز، خشخاش۔
- اعصابی غذائیں :- دودھ، شلجم، کدو، چقندر، سردا، گرما، خربوزہ، تربوز، برنی، ناریل کا پانی، چاول، کھیرا، کٹڑی، (تر)، پیٹھا، پودینہ، ٹنڈے، اروی، سبز توری، روغن بادام، کھمبی، مولی، گاجر، مکھن، میٹھا دہی، پانی، خشخاش۔

- 2- عضلاتی دوائیں :- لونگ، دارچینی، جوتری، جانفل، تہہ، فولاد، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آملے، بلبلہ، ہلبلیہ، پھسکوی، افیون، چاندی، طباشیر، قلعی، تقریباً تمام کشتہ جات، سکھیا، شگرف، مرکلی، ہنگ، کلونجی، تاج بل، ناریل، بہمن سرخ سفید، تخم ریحان، موصلی سیاہ، چراستہ، عود صلیب، نیم، جدوار

خطائی، دھتورا، دھریک، حرمل، کیکر، اٹ سٹ، باتھو، بھکڑو، مازو، چاکسو، رسونت، منقہ، کشمش، نیلا تھوٹھا، کچلہ، اسطخو دوس، بنفشہ، عناب۔

عضلاتی غذائیں:- سیب، مالٹا، اچار، اٹلی، لیموں، آلو بخارہ، انگور کھٹا، کشمش، آڑو، خوبانی، انار، ٹماٹر، پیاز، آلو گو بھی، کریلا، سبز مرچ، لوبیہ، بند گو بھی، دالیں تمام، کالے سفید چنے، گائے کا گوشت، تلی ہوئی تمام اشیاء، جامن، بیر، مکئی، باجرہ، جو، لسی، جوار، پنیر، مٹر، سرکہ۔

3۔ غدی دوائیں:- سٹھ، اجوائن، رائی، تیز پات، گندھک، جمال گوٹ، شہد، کالی مرچ، نوشادر، سناکی، ریوند عصارہ، کالانمک، سفید نمک، مغز بنولہ، اخروٹ، چلغوزہ، تخم گاجر، زعفران، کانچ مانج، ہڑتال ورقیہ، ہلدی، اسطخو دوس۔

غدی غذائیں:- شہد، ٹنڈے، بکرے کا گوشت، مرغی کا گوشت، انڈہ، مونگ کی دال، ماش کی دال، تیتڑ، کیلا، آم، کھجور، زیتون کا تیل، گندم، گنا، سرسوں کا تیل، گڑ، بھنڈی توری، پالک، سرسوں کا ساگ، شہتوت، دیسی گھی، ادرک، ہلدی۔

## اصول علاج

ایک صحت مند آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تحریک ہر چار گھنٹے بعد تبدیل ہوتی رہے۔ یوں باری باری ہر عضو تحریک میں اتار رہے اور دورانِ خون تینوں اعضاء میں جاری رہے۔

علاج کا اصول یہ ہے کہ جس عضو میں تحریک ہے، اس تحریک کو اگلے عضو میں منتقل کر دیا جائے۔ یعنی تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دی جائے۔ اعصابی تحریک کے امراض مثلاً شوگر، ہیضہ، جربیان وغیرہ کا علاج عضلاتی دواؤں سے ہوگا مثلاً لونگ، جوتری، دار چینی، کچلہ وغیرہ۔ عضلاتی تحریک کے امراض مثلاً بواسیر، ٹی بی، دل کا دورہ وغیرہ کا علاج غدی دواؤں سے ہوگا مثلاً اجوائن، گندھک، سٹھ، نوشادر وغیرہ۔ غدی تحریک کے امراض مثلاً یرقان، تھوٹر،

مروڑ وغیرہ کا علاج اعصابی دواؤں سے ہوگا۔ مثلاً مللی، سوئف، زیرہ سفید وغیرہ۔

## تین اہم مرکبات

1۔ غدی سوزش:۔ گندھک آملہ سار 3 تولہ، مللی 3 تولہ، سوہاگہ 2 تولہ ملا کر باریک کر لیں۔ تیار ہے۔ مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی۔ تمام غدی امراض کا علاج ہے۔

2۔ اعصابی سوزش:۔ گندھک 3 تولہ، ہلیلہ زرد 3 تولہ، آملہ 2 تولہ۔ باریک کر لیں۔ مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام۔ تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

3۔ عضلاتی سوزش:۔ گندھک 3 تولہ، اجوائن 3 تولہ، نمک سفید 2 تولہ۔ باریک کر لیں۔ مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام۔ تمام عضلاتی امراض کا علاج ہے۔

## تیسرا باب دریا

پچھلے باب میں آپ نے تین تحریکیں، تین قسم کی نبض، تین قسم کے امراض اور تین ہی قسم کے علاج پڑھے ہیں۔ یہ سب تحریکات، نبض، امراض اور علاج مفرد تھے اب اس باب میں ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں بیان کی جائیں گی۔ اس طرح یہ چھ تحریکات، چھ نبضیں، چھ قسم کے امراض اور چھ قسم کے علاج بن جائیں گے۔ اور اب یہ مرکب تحریکات، مرکب نبض، مرکب امراض اور مرکب علاج کہلائیں گے۔

تحریکاتِ ستہ سے مراد عضلاتِ دل چھ تحریکیں غندجگر ہیں۔ ہر عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتا ہے اور بعد میں اپنے سے اگلے عضو کو فراہم کر دیتا ہے۔ یہ لینا اور دینا

ستہ

اعصابِ دماغ

تحریکات

تحریکیں

غندجگر

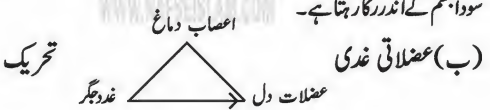
فٹ بال پھینکنے کی طرح ایک بارگی نہیں ہوتا بلکہ پائپ میں چلتے ہوئے پانی کی طرح یہ عمل آہستہ آہستہ مکمل ہوتا ہے۔ جتنی دیر تک کوئی عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون کھینچ رہا ہوتا ہے تو یہ اس کی کیمیادی تحریک کہلاتی ہے اور جب تک اگلے عضو کو خون فراہم کرتا رہتا ہے یہ اس کی مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ ذیل میں ہر عضو کی ان دو اعصاب دماغ تحریکوں کو نقشے کی مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔



## 1- عضلاتی

(ا) عضلاتی اعصابی تحریک

اس تحریک میں عضلات اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتے ہیں۔ ابھی تک عضلات نے غد کا خون فراہم کرنے کا عمل شروع نہیں کیا۔ یہ عضلات کی کیمیادی تحریک ہے۔ اس تحریک میں سودا جسم کے اندر رکارتا ہے۔

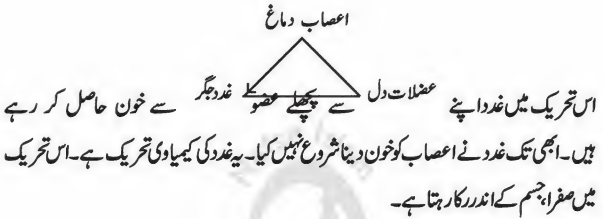


اس تحریک میں عضلات اعصاب دماغ اپنے سے اگلے عضو کو خون فراہم کر رہے ہیں۔ اس تحریک میں عضلات کا بہت زیادہ زور صرف ہوتا ہے، اسی عضلات دل لیے یہ تحریک غدد جگر مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس

تحریک میں سودا، جسم سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

## 2۔ غدی تحریک

(۱) غدی عضلاتی تحریک

اعصاب دماغ  


(ب) غدی اعصابی تحریک

اعصاب دماغ  


اس تحریک میں غدا اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں غدا کا بہت زیادہ زور لگتا ہے اسی لیے یہ تحریک مسینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں صفراء جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

## 3۔ اعصابی تحریک

(۱) اعصابی غدی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی تک اعصاب نے عضلات کو خون دینا شروع نہیں کیا۔ یہ اعصاب کی کیمیائی تحریک ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

## (ب) اعصابی عضلاتی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں اعصاب کو بہت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اسی لیے یہ تحریک مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

نوٹ :- یاد رکھیں کہ نقشے میں دکھائی گئی خون کی گردش گھڑی کی گردش کے مطابق (Clock Wise) ہوا کرتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا چھ نقشوں میں سے ہر عضو کی کیمیائی تحریک والے نقشے میں تیر کا نشان گھڑی کی گردش کے خلاف (Anti Clock Wise) دکھایا گیا ہے۔ اس نشان کو خون کی گردش کا نشان مت سمجھیں بلکہ کیمیائی تحریک کا نشان سمجھیں۔ ہر کیمیائی تحریک کا نشان الٹا (Anti Clock Wise) اور ہر مشینی تحریک کا نشان سیدھا (Clock Wise) ہوتا ہے۔ جبکہ خون کی گردش ہر حال میں سیدھی (Clock Wise) جاری رہتی ہے۔

## مرکب نبض

تحریکات کی چھ اقسام کے موافق اعصابی، عضلاتی اور غدی نبض میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ گویا چھ تحریکات کیلئے چھ ہی نبضیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اس طرح ہے

## (1)۔ اعصابی نبض

(ا) اعصابی غدی نبض :- یہ نبض بہت گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض دوا انگلیوں کے نیچے بولتی ہے۔ اس کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہے اور رفتار نہایت ست ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے تلاش کی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات نبض والی شریان میں بل ہوتے ہیں اور ڈھیلی رسی کی طرح ادھر ادھر حرکت کرتی ہے۔

(ب) اعصابی عضلاتی نبض :- یہ نبض عضلات کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پہلی نبض کی نسبت کم گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض ایک انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔ پہلی نبض کی نسبت چوڑائی میں کم ہوتی ہے۔ اس کی رفتار بھی ست ہوتی ہے۔

## (2)۔ عضلاتی نبض

(ا) عضلاتی اعصابی نبض :- یہ نبض گہری نہیں ہوتی۔ بلکہ ہاتھ رکھتے ہی اوپر اوپر محسوس ہونے لگتی ہے۔ ایک سے تین انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کی چوڑائی کم ہوتی ہے۔ مگر رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔

(ب) عضلاتی غدی نبض :- یہ نبض نہایت اوپر ہوتی ہے اس کی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی ہے اس کی چوڑائی تمام نبضوں سے کم ہوتی ہے یعنی یہ نبض باریک ترین ہوتی ہے۔ اور اس کی رفتار تمام نبضوں سے تیز ہوا کرتی ہے۔

## (3)۔ غدی نبض

(ا) غدی عضلاتی نبض :- یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے معتدل یعنی درمیانی ہوا کرتی ہے۔ اس کی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی ہے۔ اس کی چوڑائی اور رفتار دونوں معتدل ہوتی ہیں۔

(ب) غدی اعصابی نبض :- یہ نبض ہر لحاظ سے معتدل ہوا کرتی ہے۔ یعنی گہرائی بھی درمیانی، لمبائی بھی درمیانی (دو سے تین انگلی تک)، چوڑائی بھی درمیانی اور رفتار بھی درمیانی ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک معتدل المزاج اور صحت مند آدمی کی نبض غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔ اس نبض والے مریض کو شاید ہی کوئی بیماری ہوا کرے۔



# چھ قسم کے امراض

## (1)۔ اعصابی امراض

(ا) اعصابی غدی امراض :- موٹاپا، جوڑوں کا درد، بلڈ شوگر، سردرد، بلغمی، گردن توڑ بخار، خسرہ، بندش حیض۔

(ب) اعصابی عضلاتی امراض :- رال ٹپکنا، الٹی، دست، ہیضہ، آنکھوں سے پانی آنا، پسینے کی کثرت، جریان، سیلان الرحم (یعنی لیکوریا)، زکام، تمام رطوبتی امراض، چھینکیں، نامردی، جلد کے امراض، چچک، برص، سرسام، نیند کا غلبہ، پست فشار خون (لو بلڈ پریشر)، ملیریا، موتیا سفید، بایاں فالج، دایاں لقوہ، ناپینا پن، ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، دل کا بڑھ جانا (پھول جانا)، پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانا (پلیوریسی)، صرع دماغی، شوگر، آتشک۔

## (2)۔ عضلاتی امراض

(ا) عضلاتی اعصابی امراض :- سردرد سوداوی، کالا یرقان، بوا سیر بادی، نمونیا، گردوں کی پتھری، خشکی، کالی کھانسی، پولیو، اختناق الرحم، مالیخولیا، صرع معدی، قبض اور گیس۔

(ب) عضلاتی غدی امراض :- اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، تپ دق، کینسر، بوا سیر خونی، نکسیر، کثرت حیض یعنی تمام خونی امراض، ورم اعور زائندہ (اپنڈکس)، صلابت جگر، عظیم جگر، صلابت رحم، دل کا سکڑ جانا، تشنج، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، نچلے دھڑ کا فالج، موسڑوں کا ورم، ورم لوز تین (ٹانسلو)، پٹھوں کا کھچاؤ، ایڈز، کلنٹ۔

## (3)۔ غدی امراض

(ا) غدی عضلاتی امراض :- یرقان (پیلیا)، کھانا کھاتے ہی اجابت، تقطیر البول، استسقا، پیٹ میں پانی پڑ جانا (تھو تھریا ماس) (یعنی جسم کا سوج جانا) سرعت انزال، منی کا پتلا پن (رقت

منی) ہاتھ پاؤں جلنا، میعادى بخار (ٹائی فائڈ یا تپ محرقہ)، آنتوں کا بخار اور تمام جلن دار امراض، ذات الجنب، جنون، سوزاک۔

(ب) غدى اعصابى امراض :- دایاں فالج، بایاں لقوہ، کانچ لکنا، ابکائیاں، مروڑ یا پچپش، عسر طمث۔

## چندا ہم باتیں

(1) تشخیص امراض کی خاطر انسانی جسم کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

(ا) آدھا دائیاں سر اور دائیاں بازو اعصابى عضلاتى حصہ ہے۔ یعنی اعصابى عضلاتى تحریک اس حصے کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔

(ب) آدھا دائیاں دھڑ (ٹانگ سے اوپر اوپر) عضلاتى اعصابى حصہ ہے۔

(ج) دائیں ٹانگ عضلاتى غدى حصہ ہے۔

(د) آدھا بایاں سر اور بایاں بازو غدى عضلاتى علاقہ ہے۔

(ه) آدھا بایاں دھڑ غدى اعصابى علاقہ ہے۔

(و) بائیں ٹانگ اعصابى غدى حصہ ہے۔

(2) نفسیاتی طور پر اعصابى عضلاتى تحریک والے مریض میں خوف، عضلاتى اعصابى تحریک میں

لذت، عضلاتى غدى تحریک میں مسرت، غدى عضلاتى تحریک میں غصہ، غدى اعصابى تحریک میں غم

اور اعصابى غدى تحریک والے مریض میں ندامت پائی جاتی ہے۔

## چھ قسم کی دوائیں

### (1) اعصابى دوائیں

(ا) اعصابى غدى دوائیں :- سونف، سفید زیرہ، سیاہ زیرہ، ریوند خطائی، مللی، ریوند چینی،

سہاگہ، آک کا دودھ (شیر مدار) سقمونیا، بادام، چھلکا اسپغول، موصلی سفید، ثعلب مصری، شیشم کے

پتے، ستاور، تالسمکھانہ۔

(ب) اعصابی عضلاتی دوائیں :- دھنیا، الائچی خوار، الائچی کلاں، لوبان، اسکندھ ناگوری، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤزبان، لسوڑیاں، روغن ارنڈ (کیسر آئل)، چینی، گلوکوز، عرق گلاب، کالپی مصری، سفیدہ، چار مغز، خشخاش، میٹھا تیلیا، چاندی، قلعی۔

## (2) عضلاتی دوائیں

(ا) عضلاتی اعصابی دوائیں :- فولاد، ہیرا کیس، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آملہ، بلبلہ، پھلکوی، افیون، طباشیر، تقریباً تمام کشتہ جات، سکھیا، کرنجوا، تخم بانگلو، بہمن سرخ، بہمن سفید، ناریل، تخم ریحان، چراسیہ، دھتورا، نیم، دھریک، حرمل، کیکر (اس کے تمام اجزاء)، بھکھڑا، مازو، ہڑتال گنودنتی، منقہ، نیلا تھوٹھا، موچرس، بنفشہ، عناب۔

(ب) عضلاتی غدی دوائیں :- لونگ، دار چینی، جانفل، جوتری، مصر، تہ، شنگرف مرکی، پینگ، کلونچی، تج بل، عود صلیب، جدوار خطائی، اٹ سٹ (بسکھرا)، باتھو، چاکسو، کچلہ، بھلاواں، اسٹو دوس۔

## (3) غدی دوائیں

(ا) غدی عضلاتی دوائیں :- سوئے، اجوائن، رائی، تیز پات، گندھک آملہ سار، بانجی، جمال گوٹہ، پارہ، زعفران۔

(ب) غدی اعصابی دوائیں :- شہد، کالی مرچ، مگھاس (فلفل دراز)، نوشادر، سناکی، ریوند عصارہ، کالا نمک، سفید نمک، اخروٹ، چلغوزہ، مکوہ، رسونت، مغز بنولہ، کچور، تخم گاجر، کاجج مانج (مکو)، ہڑتال ورقیہ، ہلدی۔

## اصول علاج

چھ تحریکوں میں سے ہر تحریک والے مریض کا علاج اس سے اگلی تحریک پیدا کر دینے

سے کیا جاتا ہے۔ یعنی اعصابی عضلاتی تحریک کا علاج عضلاتی اعصابی تحریک سے، عضلاتی اعصابی کا علاج عضلاتی غدی سے، عضلاتی غدی کا علاج غدی عضلاتی سے، غدی اعصابی سے، غدی اعصابی کا علاج اعصابی غدی سے اور اعصابی غدی کا علاج اعصابی عضلاتی تحریک سے کیا جاتا ہے۔

بعض اوقات صورتِ حال کے مطابق اگلی تحریک کی بجائے اس سے بھی اگلی تحریک پیدا کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً بی بی کا علاج اعصابی غدی دواؤں سے، زکام کا علاج غدی دواؤں سے اور پیلیا کا علاج عضلاتی اعصابی دواؤں سے۔ سب سے پہلے نقصان دہ غذاؤں کا سدِ باب کرنا چاہیے اور فائدہ مند غذائیں تجویز کرنی چاہئیں۔ چند دنوں میں اعتدال پیدا ہو جائے گا۔ اب معمولی سی دوا کھلانے سے بھی تحریک بدل جائے گی۔

## طبی فارما کوپیا

اعصابی غدی دوائیں

محرك:- ملٹلی ۷ تولہ، سہا کہ ۷ تولہ، آک کا دو دھ نصف تولہ

ملین:- مذکورہ دوا میں ہم وزن ریوند خطائی ملا دیں۔

مسہل:- مذکورہ دوا میں ایک تولہ سقمونیا ملا دیں۔

اکسیر:- حجر الیہود، کہربا، نوشادر، الاچھی خورد ہر ایک چھ ماشہ قند سفید دو تولہ، تھوڑی تھوڑی قند سفید ڈال کر کم از کم ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدارِ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔ سردیوں میں شہد میں ملا کر چٹائیں، گرمیوں میں شربت کے ہمراہ دیں۔

تریاق:- ہلدی ۱۵ تولہ، شیر مدار ۱ تولہ، ملا کر ایک گھنٹہ کھل کریں۔ حبِ نخودی (چنے کے برابر گولیاں) بنالیں۔ ہمراہ پانی کھلائیں۔

اعصابی غدی حلوہ مقوی:- میدہ گندم، ختم کدو مقشر، ختم تربوز مقشر، گوند کیکر ہر ایک دو چھٹانک،

گھی خالص گائے ۴ چھٹانک، دودھ خالص گائے دوسیر۔ اول میدہ گندم کو گھی میں آہستہ آہستہ ہلکی آگ پر بھونیں جب وہ سرخ ہو جائے تو اس کو رکھ دیں پھر تخم کدو مقشر اور تخم تربوز مقشر کو بارک کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال کر کوٹیں اور سب کو یکجا کر لیں اور پھر بھونے ہوئے میدے میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں جب دودھ خشک ہو جائے تو لکڑی کی آگ نکال کر صرف کوٹلوں کی آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ ہلائیں اور یہاں تک پکائیں کہ اس کا پانی بالکل اڑ جائے اور اس میں لیس پیدا ہو جائے۔ تیار ہے۔ البتہ اس امر کا خیال رہے کہ گھی اس میں کافی نظر آتا ہو۔ اگر کم معلوم ہو تو مزید چھٹانک دو چھٹانک گھی گرم کر کے ڈال دیں۔ یہ یاد رہے کہ جس قدر دودھ کا پانی خشک ہوگا اور گھی زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ دیر تک رکھا جاسکتا ہے۔ مقدار خوراک ایک چھٹانک صبح اور شام۔

جوشاندہ:- مللی ۶ ماشے، ابریشم خام مقرض ۶ ماشے، گاؤزبان ۴ ماشے، خطمی ۴ ماشے، گل سرخ ۵ ماشے، برگ بانہ اتولہ۔

روغن:- شیر مدار ۵ تولہ، کافور اتولہ، روغن تارپین ۲ تولہ، روغن کنجد اپاؤ۔ پہلے روغن کنجد اور شیر مدار کو آگ پر گرم کریں جب شیر مدار جل جائے تو اتار کر رکھ لیں۔ روغن تارپین میں کافور ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں حل ہو جائے گا۔ پھر اس روغن کو روغن کنجد میں ملا دیں۔ تیار ہے۔ داد، جمبل، خارش اور بواسیر کیلئے مقامی طور پر لگائیں۔

قطور:- کافور ۳ ماشے، سہاگہ ۲ تولے، عرق بادیاں ابوتل، سب دواؤں کو خوب کھل کریں پھر عرق شامل کر کے چھان کر رکھ لیں۔ تیار ہے۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

## اعصابی عضلاتی دوائیں

محرک:- قلمی شورہ، تخم کاسنی، جو کھارہم وزن۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں۔

ملین:- محرک میں گل سرخ ۱۰ تولہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ۔

مسہل:- ملین میں کالا دانہ بیس تولے شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

اکسیر:- کشہ قلعی، طباشیر، الاچی کلاں تینوں ایک ایک تولہ، ورق نقرہ تین ماشہ۔ تینوں دواؤں کو

کھرل میں ڈال کر ایک ایک ورق ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں یہاں تک کہ تمام ورق ختم ہو جائیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔ ضرورت کے مطابق پانی، مکھن یا گلقتند کے ساتھ دیں۔

تریاق:- ایون ایک ماشہ، لوبان کوڑیا ایک تولہ قد سفید ایک تولہ سفوف تیار کر لیں۔ مقدار خوراک نصف رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کرائیں۔

اعصابی عضلاتی خمیرہ مقوی:- گاؤزبان، ابریشم، کشنیز ہر ایک دس تولہ برادہ صندل سفید ۵ تولہ، الاچی خورد ایک تولہ، عرق گلاب دوسیر۔ آب انار شیریں نصف سیر، قد سفید دوسیر۔ اول گاؤزبان، ابریشم، کشنیز، صندل کو عرق گلاب میں بھگو کر ایک رات رکھیں۔ صبح آگ پر رکھیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اس کو چھان لیں۔ پھر اس میں آب انار شیریں ملا کر اور قد سفید ڈال کر آگ پر رکھ کر خمیرے کا قوام بنالیں۔ پھر اس کو قدر گھوٹیں کہ سفید ہو جائے۔ مقدار خوراک ۵ ماشے سے ۹ ماشے تک۔ تمام خمیرے اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں۔

جوشاندہ:- بہیدانہ ۳ ماشے، تخم خبازی ۶ ماشے، تخم کاسنی ۶ ماشے، تخم خیارین ۶ ماشے، چینی حسب ضرورت۔

روغن:- میٹھا تیلیہ ایک تولہ، کافور ۲ تولے، روغن تارپین ۴ تولے، کیسٹر آئل ایک پاؤ۔ میٹھا تیلیہ کو باریک کر لیں پھر کیسٹر آئل میں جلا کر چھان لیں۔ روغن تارپین میں کافور حل کر کے جلے ہوئے تیل میں ملا لیں۔

قطرہ:- ایون ۴ ماشے، قلمی شورہ ۱ تولہ، عرق گلاب ابوتل۔ ایون اور قلمی شورہ کو باریک کر کے عرق میں حل کریں۔ جب اچھی طرح حل ہو جائیں تو نتھار لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔

عضلاتی اعصابی دوائیں

محرک:- کرنجوہ، آملہ، پھلکودی بریاں ہر ایک پانچ تولہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے

تین ماشہ تک دیں۔

ملین:- محرک میں ہلیلہ سیاہ بریاں ۱۵ تولہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

مسہل:- ملین میں چلا پا ۲۰ تولہ ملا لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

اکسیر:- سم الفار ایک ماشہ، کشتہ چاندی دو تولہ دونوں کو ملا کر کم از کم دو گھنٹے کھرل کریں۔ مقدار خوراک ایک چاول سے ایک رتی تک۔

تریاق:- سرمہ ایک تولہ، ریٹھے کا چھلکا نو تولے، اول ریٹھے کے چھلکے کا سفوف کریں پھر سرمہ سیاہ کھرل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا سفوف ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ تمام سفوف ختم ہو جائے۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ یا نیم گرم۔

عضلاتی اعصابی اطر لفل مقوی:- پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کالمی، پوست ہلیلہ سیاہ، آملہ، بسفانج، اسطوخودوس، کشمش، مویز منقہ ہر ایک دو تولہ، کشتہ فولاد ایک تولہ۔ تمام ادویہ کا سفوف بنا لیں۔ پھر روغن بادام دس تولہ میں چرب کر کے ایک سیر چینی کا توام تیار کر کے اس میں شامل کر لیں۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح و شام پانی یا مناسب بقدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جوشاندہ:- گل بنفشہ ۶ ماشے، عناب ۶ دانے خوب کلاں ۶ ماشے، منقہ ۹ دانہ، چینی حسب ضرورت۔ روغن:- روغن کچھڑے تولے، روغن صندل اتولہ۔ دونوں کو ملا لیں۔

قطرہ:- پھلکڑی ۶ ماشے، ایون ۴ ماشے، چھلکا ہرڑ زرد اتولہ، عرق گلاب ایک بوتل۔ سب دوائیں باریک کر کے عرق گلاب میں حل کر لیں۔ پھر موٹے کپڑے سے چھان لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔ آنکھ کا درد، موتیا، نظر کی کمزوری، پانی بہنا، سرخی، سوزش، جلن، روشنی کا برداشت نہ ہونا وغیرہ کیلئے بے حد مفید ہے۔ کان کے درد کا بہترین علاج ہے۔ بیرونی زخموں پر بھی لگا سکتے ہیں۔


## عضلاتی غدی دوائیں

محرک :- لونگ ایک تولہ، جوتری ۲ تولہ، دارچینی ۳ تولہ کو سفوف بنالیں خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

ملین :- محرک میں ممبر چھ تولہ شامل کر لیں خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

مسہل :- ملین میں حنظل ۴ تولہ شامل کر دیں۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

اکسیر :- شگرف رومی ایک تولہ، مرکب تین تولہ دونوں کو مسلسل ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔

تریاق :- اجوائن دیسی حسب ضرورت لے کر بغیر پیسے ایک چینی کے برتن میں ڈال لیں۔ پھر اس میں تیزاب گندھک اتنا ڈالیں کہ اجوائن بمشکل تر ہو سکے۔ پھر اس  مقام پر پندرہ بیس یوم تک رکھ دیں۔ جب اس کا دانہ نرم ہو گیا ہو تو بہتر اگر دانہ سخت ہو تو کچھ روز اور رہنے دیں۔ پھر کھل میں ڈال کر یا اسی برتن میں آدھا گھنٹہ کھل کر لیں۔ تیار ہے۔ گولیاں بنالیں یا اسی طرح استعمال کرائیں۔ خوراک دورتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

عضلاتی غدی معجون مقوی :- کچلہ ایک تولہ، جائفل، جوتری، لونگ، دارچینی، خونجیاں، بالچھڑ، انسٹین ہر چیز ایک تولہ۔ تمام ادویات کو سفوف کر کے، تین پاؤ شہد کا قوام تیار کر کے اس میں ملا کر معجون تیار کر لیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

جوشاندہ :- زوفا ۶ ماشے، پر سیاوشاں ۶ ماشے، انجیر ۲ عدد، سبوس گندم ۶ ماشے۔

روغن :- مال کنگنی ۵ تولہ، کچلہ ۱ تولہ، لونگ ۱ تولہ، روغن کھج ایک پاؤ۔ سب دواؤں کو روغن کھج میں جلا کر چھان لیں۔

قطرہ :- نیلا تھو تھا ۸ رتی، دارچینا ۲ رتی، عرق گلاب ایک بوتل۔ نیلا تھو تھا اور دارچینا کو نہایت باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں۔ تیار ہے۔ ایک ایک قطرہ آنکھ یا کان میں صبح، دوپہر، شام



ڈالیں۔ آشوب چشم، نزول الماء، پانی بہنا، نظر کی کمزوری، جالہ، کمرے، پھولہ کا بہترین علاج ہے۔ کان درد، کان بہنا، کان کی سوزش، بہراپن اور بیرونی زخموں کیلئے بہترین دوا ہے۔

## غدی عضلاتی دوائیں

محرك:- اجوائن دیسی، تیز پات، رائی۔ ہر ایک چار تولہ۔ سفوف کر کے ملا لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے چھ ماشہ تک۔

ملین:- محرك میں ۱۲ تولہ لگندھک ملا لیں۔ خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مسهل:- ملین میں ایک تولہ جمال گوٹہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک۔

اکسیر:- پارہ ایک تولہ، گندھک سات تولہ۔ دونوں کو کم از کم ایک گھنٹہ کھل کریں۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔ اس اکسیر کو کبجلی بھی کہتے ہیں۔

تریاق:- مرچ سرخ ایک چھٹانک، رائی دو چھٹانک، باریک پیس کر گولیاں بقدر خود بنائیں مقدار خوراک ایک گولی سے چار گولیوں تک ہمراہ آب نیم گرم استعمال کرائیں۔

غدی عضلاتی جوارش مقوی:- مربہ آملہ خشک دس تولہ، زعفران، پودینہ، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصلگی، فلفل دراز، عقرقرحہ، بادیاں، زیرہ سیاہ ہر ایک اڑھائی تولہ، زعفران ۹ ماشے۔ مربہ آملہ کو باریک کوٹ کر حلوہ بنالیں پھر تمام ادویات کا سفوف بنا کر اس میں ملا لیں، تمام دواؤں کے وزن سے دو گنی چینی (قد سفید) اور ادویات کے وزن کے برابر خالص شہد لے کر قوام تیار کر کے ادویات کو اس میں ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ۔

جوشاندہ:- اجوائن ۳ ماشے، تیز پات ۶ ماشے، رائی ۶ ماشے، چینی حسب ضرورت۔

روغن:- ست اجوائن اتولہ، ست پودینہ ۶ ماشے، روغن تارپین ۴ تولہ، روغن تارامیر ایک پاؤ۔ پہلے ست اجوائن اور ست پودینہ دونوں کو ایک صاف شیشی میں ملا لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس میں روغن تارپین ملا لیں تاکہ تمام ست اچھی طرح حل ہو جائیں۔ اس کے بعد اس میں روغن تارامیر ملا لیں۔

کحل :- ما میراں چینی اتولہ، مغز تخم نیم ۲ تولہ۔ مسلسل دو گھنٹہ تک کھل کریں۔ تیار ہے۔

## غدی اعصابی دوائیں

محرك :- ز ۵ تولہ، نوشادر ۲ تولہ، کالی مرچ ۱ تولہ کو ملا لیں۔ خوراک ۲ رتی سے دو ماشہ تک دیں۔

ملین :- محرك میں ۸ تولہ سناکی ملا لیں۔ خوراک ۳ رتی سے ۳ ماشہ تک دیں۔

مسہل :- ملین میں ریوند عصارہ ۵ تولہ شامل کر لیں خوراک ایک رتی سے دو ماشہ تک۔

اکسیر :- ہڑتال درقیہ ایک تولہ، ز ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ۔ تین گھنٹے کھل کریں۔ خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔

تریاق :- شیر مدار ۲ تولہ، سہاگہ ۷ تولہ، ز ۵ تولہ، پہلا مول ۳ تولہ۔ شیر مدار کے علاوہ باقی تمام دواؤں کو باریک پس لیں۔ پھر شیر مدار میں ملا کر خوب کھل کریں۔ تیار ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی تا ۴ رتی۔

غدی اعصابی لبوب مقوی :- مغز چلغوزہ، پستہ، مغز اخروٹ، فندق، کبجہ مقشر، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیابن، مغز تخم پنبدہ دانہ، ثعلب مصری، بادام شیریں، تخم گزر، تخم پیاز، ہر ایک دو تولہ۔ تمام ادویات کا سفوف کر کے تین گنا شہد کا قوام بنا کر لبوب تیار کر لیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام ہمراہ دودھ نیم گرم دیں۔

جوشاندہ :- افیتمون ۶ ماشے، انیسوں ۶ ماشے، بادیاں ۶ ماشے، ز ۶ ماشے۔

روغن :- مشک کافور ۲ تولہ، ست پودینہ ۱ تولہ، روغن بیدار بخیر پاؤ، روغن تارپین ۴ تولہ پہلے کافور اور ست پودینہ کو روغن تارپین میں حل کر لیں پھر روغن بیدار بخیر ملا دیں۔ تیار ہے۔

قطر :- نوشادر ٹھیکری ۶ ماشے، ہلدی ۱ تولہ، ست پودینہ نصف ماشہ، عرق بادیاں ابوتل۔ تمام دواؤں کو تھوڑا تھوڑا عرق ڈال کر کھل کریں۔ اسکے بعد چھان کر رکھ لیں۔ ایک ایک

قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔

## کس مریض کو کس طاقت کی دوا دینا ہوتی ہے

عام حالات میں محرک دوا پر اکتفا کرنا چاہیے اور محرک ادویہ کو معمولی ادویہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ملین دینا چاہیے۔ اگر رکے ہوئے مواد کا اخراج مقصود ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ اگر مرض پرانا اور مزمن ہو تو اکسیر دینا چاہیے۔ اکسیر کی خاصیت یہ ہے کہ فوراً جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور برقی رو کی طرح جسم کے اندر دور دراز تک چلا جاتا ہے اور اس کا اثر جسم میں طویل مدت تک قائم رہتا ہے۔ تریاق کا استعمال اس وقت کرنا چاہیے جب مرتے ہوئے مریض کی جان بچانا مقصود ہو۔ جب مریض کی جان بچ جائے تو حسب ضرورت محرک یا اکسیر وغیرہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ مقوی ادویہ اس وقت دی جاتی ہیں جب مریض مکمل طور پر شفا یاب ہو جائے تاکہ شفا کے بعد کمزوری دور ہو جائے اور مرض دوبارہ عود نہ کر سکے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق مقدار دینی چاہیے۔

صَلَّى اللّٰهُ الْبَارِئِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَهَادِيْنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ وَأُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ

★...★...★

## چوتھا باب سمندر

امراض کی ایک اور لحاظ سے تقسیم:- مرض کی دوا اقسام ہیں۔

(i)۔ مقامی : مثلاً چوٹ لگ جانا، ہڈی کا پھول جانا یا ٹوٹ جانا، زہریلی چیز کھانے سے معدے کا چھلنی ہونا، ایسے امراض کا علاج مقامی طور پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً پٹی باندھنا، مالش کرنا وغیرہ۔

(ii)۔ خلطی : جس کا تعلق اخلاط کی کمی بیشی (عدم اعتدال) سے ہے۔ ایسے امراض کا علاج مناسب مزاج کی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ دوائیں مریض کو کھانی پڑتی ہیں۔

قربا دینی دواؤں کے مزاج :- مختلف کمپنیوں کی بازار میں دستیاب ادویہ کے بارے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ تقریباً تمام خمیرے اعصابی ہوتے ہیں مثلاً خمیرہ خشخاش، خمیرہ گاؤ زبان، خمیرہ ابریشم، خمیرہ بادام وغیرہ۔

تقریباً تمام اطریفیل اور معجون عضلاتی ہوتے ہیں۔ مثلاً اطریفیل اسطوخودوس، اطریفیل زمانی، اطریفیل کشنیز، معجون جالینوس، معجون عشبہ، معجون برشعشا وغیرہ۔ مگر صرف معجون فلاسفہ میں عضلاتی اور غدی ادویہ ملی جلی شامل ہیں اور اس کا مجموعی مزاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی کے درمیان ٹھہرتا ہے اور یہ بڑا ہی زبردست مزاج ہے۔

تقریباً تمام جوارش غدی ہوتے ہیں۔ مثلاً جوارش جالینوس، جوارش زرعوئی، جوارش کمونی مگر جوارش شاہی اعصابی دوا ہے اور جوارش اعلیٰ عضلاتی دوا ہے۔

راز کی باتیں :- تقریباً ہر میٹھی اور سفید چیز اعصابی ہوتی ہے، تقریباً ہر کٹھی اور کڑوی چیز عضلاتی ہے۔ تقریباً ہر نمکین چیز غدی ہے۔ مگر یہ قواعد کلیہ نہیں جیسا کہ ہر جگہ ”تقریباً“ کے لفظ اور استثناء کی وضاحت سے ظاہر ہے۔

غذا کی نسبت دوا تیزی سے عمل کرتی ہے اور عام دوا کی نسبت کشتہ تیزی سے عمل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا کی نسبت تھوڑی سی دوا جلد اثر دکھاتی ہے اور عام دوا کی نسبت تھوڑا سا کشتہ جلد اثر دکھاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ تحریک ہی مرض کا سبب بنے بلکہ تسکین اور تحلیل بھی مرض کا سبب بن سکتی ہیں۔ مثلاً رحم کی صلابت اور پتے کی پتھری غدد میں انتہا درجہ کی تسکین کے باعث پیدا ہوتے

ہیں۔ اسی طرح فالج تحلیل کے باعث ہوا کرتا ہے۔

تحریک کی جگہ پر سردی اور سیڑھ ہوتی ہے، تسکین کی جگہ پر رطوبت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھول جاتی ہے، تحلیل کی جگہ پر حرارت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھیل جاتی ہے۔

تحریک اگر پرانی ہو جائے تو تحریک کے مقام پر سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر تسکین پرانی ہو جائے تو وہاں تخدیر ہو جاتی ہے اور اگر تحلیل پرانی ہو جائے تو وہاں استرخا ہو جاتا ہے۔

یہ راز بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ مرد کا غالب مزاج عضلاتی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی وجہ امتیاز ذکر ہے اور مرد کا ذکر عضلاتی عضو ہے۔ عورت کا غالب مزاج غدی ہوتا ہے اس لئے کہ رحم ایک غدی عضو ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: مَنَاءُ الْمَرْأَةِ زَقِيقٌ أَصْفَرُ لِعِنِ عَوْرَتِهَا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)۔ عورت کے پانی کے پیلا ہونے میں اس کے مزاجاً صفراوی ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اس کے پتلا ہونے میں گرم مزاج کی طرف اشارہ ہے۔

عضلات کا کام حرارت کو پیدا کرنا، غد کا کام حرارت کو روکنا اور اعصاب کا کام حرارت کو خارج کرنا ہے۔

بچے کا مزاج اعصابی ہوتا ہے اس لئے کہ بچہ ابھی تک ان عضلاتی یا غدی اعضاء کے بلوغ تک نہیں پہنچا ہوتا اسی لئے بچوں کو الٹی، دست زیادہ ہو جاتے ہیں اور بوڑھے پن میں مَن نَعْمَزُهُ نَنَكْسُهُ فِي الْخَلْقِ (جسے ہم بوڑھا کر دیتے ہیں اسے واپس بچنے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ سورۃ یسین: ۶۸) کے تحت بچہ پن عود کر آتا ہے۔ اسی لئے بچوں اور بوڑھوں کو ٹھنڈی دوائیں دیتے وقت احتیاط سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ بالغ حضرات کے اکثر امراض کا تعلق جنسیات سے ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کی جنسی خرابیوں اور خصوصاً عورتوں کے حیض کی خرابی کی وجہ سے عجیب و غریب علامات سامنے آ سکتی ہیں۔

متضاد امراض:- عام طور پر طلباء کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی تحریک چل

رہی ہوتی ہے۔ اور کبھی دو تحریکوں کے امراض جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن عملی میدان میں تجربہ ہوا ہے کہ بعض اوقات متضاد امراض بھی باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی مریض کو بیک وقت پیلا یرقان اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ یرقان غدی مرض ہے اور ذیابیطس اعصابی مرض ہے۔ اسی طرح کسی مریض کو دل کا دورہ اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے امراض فی الحقیقت متضاد ہوتے ہیں یا نہیں، یہ ایک دقیق اور علمی بحث ہے۔ آپ اتنا سمجھ لیجئے کہ بعض اوقات کسی مرض کا علاج کرتے کرتے نسخہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے مرض تو ٹھیک نہیں ہوتا مگر تحریک بدل جاتی ہے اور اگلی تحریک کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے، انگریزی دواؤں میں یہ پرابلم نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انگریزی دواؤں میں مؤثر اجزاء کو چن کر دوا تیار کی جاتی ہے اور دوا کا بھوسہ پھینک دیا جاتا ہے جس سے دوا کا قدرتی پن ختم ہو جاتا ہے۔ طاقت بڑھ جاتی ہے مگر ضمنی اثرات تیز ہو جاتے ہیں۔ متضاد امراض کی صورت میں کبھی عام اصول سے ہٹ کر علاج کرنا پڑتا ہے مثلاً اگر ایک مرض اعصابی ہو اور دوسرا عضلاتی تو ایسی صورت میں لامحالہ غدی دوا ہی باقی رہ جاتی ہے جو مریض کو کھلائی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات کھائی جانے والی دوا کے ساتھ ساتھ مالش یا ٹکڑ بھی کرنا پڑتی ہے۔ بعض اوقات طب یونانی کے قرا بادینی نسخوں اور آیور ویدک ادویہ کو بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ طبیب کو ان تمام ضروریات پر دسترس ہونی چاہیے۔

## دوا کا عمل بالخاصہ اور عمل بالمزاج

بعض دوائیں اپنے مزاج کے مطابق عمل کرتی ہیں جبکہ بعض دوائیں اپنی خداداد خاصیت کے مطابق عمل کرتی ہیں خواہ ان کا مزاج کچھ بھی ہو۔

مثلاً تمام کشتہ جات اپنی خاصیت کے مطابق اپنی خصوصی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں، اسی طرح مغلف دوائیں منی کو گاڑھا کرتی ہیں خواہ ان کا مزاج کچھ بھی ہو۔ عود صلیب اور جدوار خطائی دماغ کے سدے کھولنے کی خاصیت رکھتی ہیں۔ مرجان دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ یا قوت دل کو طاقت دیتا ہے اور فولاد جگر کو طاقت دیتا ہے۔ حالانکہ مزاج ان سب کا عضلاتی ہے۔ متضاد امراض کی صورت میں وہ ادویہ زیادہ کامیاب رہتی ہیں جو عمل بالخاصہ کرتی ہوں۔ انگریزی دواؤں کا عمل ہمیشہ بالخاصہ

ہوتا ہے۔ یہ لوگ مزاج اور گرمی سردی کو نہیں جانتے بلکہ یہ لفظ بولنے سے ہی بعض ڈاکٹر چڑ جاتے ہیں  
النَّاسُ أَغْدَايَ لِمَا جَهِلُوا یعنی جو چیز لوگوں کی سمجھ سے باہر ہو اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

ایسی صورت حال میں طبیب کیلئے ضروری ہے کہ مفردات کے خواص سے باخبر ہو اور  
اپنی ضرورت کے مطابق نسخہ تیار کر سکے یا کسی مرتب شدہ نسخے میں مناسب تبدیلی کر سکے۔

سمندر کے طالب علم کے لیے مناسب ہے کہ ایلوپیتھی، ہومیو پیتھی اور یونانی طریقہ  
علاج سے بھی متعارف ہو۔ تین خلطوں یا چار خلطوں کے اختلاف سے پریشان نہ ہو۔ تحقیق کے  
میدان میں تعصب نہیں بلکہ مخلوق الہی کی خدمت پیش نظر رہنی چاہیے۔ ایلوپیتھی میں بلغم، سودا اور  
صفراء کی جگہ الکھی، ایسڈ اور سالٹ کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ ہومیو پیتھی میں بالترتیب  
سفلس، سائیکوس اور سورا کی اصطلاحات رائج ہیں۔ ہومیو پیتھی والے ان تینوں کو اخلاط کی  
 بجائے میازم (Miasm) کہتے ہیں۔ ان تین چیزوں کو نظریہ مفرد اعضاء کی زبان میں آنکلی مادہ  
، بوا سیری مادہ اور سوزا کی مادہ کہا جاتا ہے۔ اگر اس گرد و پنگ کی اچھی طرح سمجھ آ جائے تو ایک ماہر  
طبیب دوسرے طریقہ علاج سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

یہ کائنات محققین کے لیے ایک عظیم تجربہ گاہ ہے۔ اس میں نہ علم کی کمی ہے نہ حکماء کی، نہ  
امراض کی کمی ہے نہ مریضوں کی، نہ دواؤں کی کمی ہے نہ نسخہ جات اور طریقہ ہائے علاج کی، نہ  
دریافت شدہ دواؤں کی کمی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار کی، علاج بالغذا، علاج بالدواء، یونانی  
علاج، نظریہ مفرد اعضاء کی مطابق علاج، ہومیو علاج، ایلوپیتھی علاج، نفسیاتی علاج، آ کو پکچر، موسیقی  
سے علاج (لَکِنْ لَا يَجُوزُ)، رنگوں اور روشنیوں سے علاج، ورزشوں سے علاج اور اسکے علاوہ اللہ  
ہی جانے اس کی وسیع کائنات میں کیا اسرار پوشیدہ ہیں۔ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ہر علم والے سے  
اوپر علم والا ہے۔ ہماری کیا اوقات! اے اللہ ہمارے علم میں اضافہ فرما بِزِ دُنْيٰ عَلِمًا۔

اہم کشتہ جات

بارہ سنگھا: ٹکڑے ٹکڑے کر کے خشک لکڑیوں پر جلا لیں پھر گھی گوار کے لعاب میں مکلیہ بنا کر کوزہ

میں سات کلو آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ نکیوں کو کھلی ہوا میں رکھیں۔ دو چار روز میں سفید ہو جائیں گی۔ مقدارِ خوراک دو تا چار چاول۔ کثرتِ حیض، رقتِ خون، دردِ پسلی، اسہالِ مزمن، نمونیا، نفثِ الدم، سیلانِ الرحم، قونج، بلغھی کھانسی، ریشہ، ضعفِ باہ، فالج کے لیے مفید ہے۔ اس کا مزاج غدی عضلاتی ہے۔

دوسرا طریقہ:- بارہ سنگھا کے ٹکڑے کر کے شیر مدار سے تر کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے ایک من اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ نصف رتی صبح، دوپہر، شام ہمراہ شہد یا مناسب بدرقہ کھلائیں۔ نمونیا، کھانسی، وجعِ المفاصل، قونج اور حرارت کی کمی کا موثر علاج ہے۔

ہڑتال گوندتی:- اسے جس بھی چیز کے نغدے میں رکھ کر تقریباً آٹھ دس کلو اوپلوں کی آگ دیں یہ اسی چیز کا مزاج اپنے اوپر غالب کر لیتی ہے۔ مثلاً باہ کیلئے دھتورا، دردوں کیلئے گھی کوار، بخاروں کیلئے مہندی، کیکر اور نیم کے پتے، تپ دق کے لئے آک کا دودھ یا ارنڈ کے پتے وغیرہ وغیرہ۔ مقدارِ خوراک ۲ رتی صبح، دوپہر، شام۔

کچلہ:- تین دن تک پانی میں بھگو کے رکھیں۔ روزانہ ایک جوش دے دیا کریں۔ تین دن کے بعد چھیل کر چیریں اور پتہ نکال دیں۔ دیسی گھی میں بریاں کر لیں مگر احتیاط رہے کہ کچلے مکمل جل نہ جائیں۔ آگ سے اتار کر چھلنی کے ذریعے گھی سے الگ کر لیں اور اخبار وغیرہ کے ذریعے گرم گرم کچلوں پر سے گھی خشک کر لیں اور جلدی جلدی گرائنڈر وغیرہ میں ڈال کر پیس ڈالیں۔ ٹھنڈے ہو جائیں تو پینا مشکل ہوتا ہے۔ میدے کی چھلنی میں سے گزاری لینا کافی ہے۔ کچلہ اعصاب کا بادشاہ ہے۔ مقدارِ خوراک ۱ تا ۳ رتی دن میں ایک یا دو بار ہمراہ مناسب بدرقہ۔

مرجان:- ایک چمٹا تک شاخِ مرجان لے کر آدھا کلو گلاب کے پھول یا ایک پاؤ مکھن میں رکھ کر پندرہ کلو آگ دیں۔ دو سے چار چاول ہمراہ خمیرہ گاؤزبان، مکھن یا شہد کھلائیں۔ بلغھی کھانسی، نزله زکام، ٹی بی اور دماغی کمزوری کا علاج ہے۔

قلعی:- ایک تولہ قلعی لے کر جو کے برابر ٹکڑے کر لیں۔ دس تولہ بھنگ یا دس تولہ مغز بنولہ میں نغدہ



بنا کر دوا دپلوں میں گڑھا کر کے ان کے درمیان رکھیں۔ دس کلو آگ دیں اور اگلے روز احتیاط سے نکال لیں۔ ایک تا دو رتی ہمراہ مکھن۔ سوزاک، سرعت، رقت اور ذکاوت کا بہترین علاج ہے۔

فولاد:- ہیرا کسین اور میٹھا سوڈا ہم وزن لیکر الگ الگ برتنوں میں بھگو دیں۔ پھر کسی تیسرے برتن میں ان دونوں کا محلول یکجا ڈال دیں۔ یاد رکھیں کہ یہ تیسرا برتن خوب بڑا ہونا چاہیے۔ یہ دونوں دوائیں کیمیائی عمل کی وجہ سے کھولنا اور ابلنا شروع کر دیں گی۔ تھوڑی دیر بعد دوا سکون میں آ جائے گی۔ اس کا پانی نتھار لیں۔ نیچے فولاد درہ جائے گا۔ اس فولاد کو دھوپ میں خشک کر لیں اور اگر جلدی مقصود ہو تو آگ پر خشک کر لیں۔ بہترین کشتہ فولاد تیار ہے۔ دراصل فیرس سلفیٹ ( $\text{FeSo}_4$ ) اور سوڈیم بائی کاربونیٹ ( $\text{NaHCo}_3$ ) کے باہمی کیمیائی عمل کے بعد گندھک کا تیزاب اور میٹھا سوڈا ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں اور باقی خالص فیرس یعنی فولاد درہ جاتا ہے۔ ضعف جگر، ضعف باہ، جریان اور خون کی کمی کے لئے مفید ہے۔ جوڑوں کے درد، کالے یرقان اور بخار کے مریضوں کو نقصان دیتا ہے۔ مقدار خوراک ایک رتی صبح نہار منہ دہی پر ڈال کر کھلائیں۔ اسے دوسری دواؤں میں بھی ملا کر دیا جاسکتا ہے۔

صدف:- کسی بھی طرح سے جلا کر پیس لیں۔ تیار ہے۔ مقدار خوراک ا رتی تا ۲ رتی۔  
شکرف:- ایک تولے کی ڈلی لے کر سرخ مرچ کی لکڑی کے کونلہ کی آدھا کلو راکھ کے درمیان لوہے کی کڑا ہی میں داب دیں۔ اوپر تو اڈال کر پانچ سیر بیر یا کپاس یا تلوں کی لکڑی سے تین گھنٹے تک آگ دیں۔ سرد ہونے پر آہستہ سے نکال لیں۔ خوراک آدھا تا ایک چاول ہمراہ دووہ، گھی، مکھن۔ باہ کے لئے عدیم المثال ہے۔ اسی طریقے سے ہڑتال طبعی کا کشتہ بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔

سنگھ:- حسب ضرورت سنگھ لے کر سرکہ یا شراب میں بھگو کر رکھیں۔ دودن کے بعد نکال کر باقھو کے نغہ میں رکھ کر پچیس کلو دپلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ بہترین کشتہ سنگھ تیار ہے۔ خوراک چار رتی تا ایک ماشہ۔ ہر قسم کے بخار، خصوصاً زہریلے جراثیمی امراض مثلاً ملیریا اور ٹی بی وغیرہ میں نافع ہے۔ جس مریض کو سانپ نے کاٹا ہوا سے ہر پانچ یا دس یا پندرہ منٹ

بعد ایک ایک ماشہ کھلائیں۔

## چندا ہم نسخہ جات

1۔ مقوی دماغ:- دھنیا کے چاول، خشخاش، مغز بادام، مغز بنولہ۔ ہم وزن لے کر بار یک کر لیں۔  
چھ ماشے صبح شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے، نیند آور ہے۔ کمزوری ہو تو اس میں فولاد ملا سکتے ہیں۔ فرمودہ حضرت قبلہ سائیں امیر بخش جمالی قدس سرہ۔

2۔ سفوف زکام:- ہلیلہ سیاہ اور گندھک آملہ سار ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ نزلے زکام کے علاج میں جو شاندرے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

3۔ حب اسطوخودوس:- اسطوخودوس، بسفانج، حنظل، رائی ہم وزن لے کر بار یک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ چنے برابر گولیوں کو حب نخودی بھی کہتے ہیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ دائمی زکام، دردِ شقیقہ اور سر میں جھے ہوئے مواد کا بہترین علاج ہے۔ دماغ کو صاف کرتی ہے اور حافظے کو تیز کرتی ہے۔

4۔ نزلہ بند:- گندھک ۳ تولہ، اجوائن ۳ تولہ، نوشادر ۲ تولہ۔ بار یک کر لیں۔ ایک ماشہ تا دو ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔ جما ہوا نزلہ اور بلغم جو خارج ہی نہ ہو، اس کا بہترین علاج ہے۔

5۔ حب صابر:- گندھک، حنظل، رائی ہم وزن لے کر بار یک کر کے حب نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ موٹاپا، بندشِ حیض، قبض، بلغم کی زیادتی، شوگر اور تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

6۔ حب مقوی خاص:- کچلہ، فولاد، رائی ہم وزن لے کر بار یک کر کے حب نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔ ہیضہ، شوگر، باہ اور اعصابی امراض کے لئے مفید ہے۔

7۔ اکسیر مرگی:- لہسن ایک پوتھیہ اڑھائی تولہ، دیسی گھی پانچ تولہ۔ لہسن کو گھی میں جلا کر چھان لیں۔ تیار ہے۔ دورے کے وقت دو تین قطرے ناک میں ڈالیں۔ عام حالت میں تین قطرے

روزانہ ڈالتے رہیں۔ چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ بعض مریضوں کی ناک سے ایک کیڑا نکلتا ہے۔

8۔ دوائے دمہ:- حنظل اتولہ، سرخ مرچ اتولہ، منقہ اتولہ۔ باریک کر کے حب بخود بنالیں۔ ایک تادو گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔ پھیپھڑوں میں جمی ہوئی تمام بلغم پاخانہ کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔

9۔ تریاق سل:- ہلدی ۷ تولہ، شیر مدار اتولہ۔ ایک گھنٹہ کھل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی۔ فوری طور پر بخار اتارنے کیلئے غدی اعصابی اکسیر دیں اور معاون دوا کے طور پر اکسیر بادیاں بھی کھلائیں۔ کم از کم دو ماہ علاج کریں۔ اکسیر بادیاں کا نسخہ یہ ہے۔

10۔ اکسیر بادیاں:- ہلدی، سونف، ملٹلی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ ایک تاتین ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ نزلہ، زکام، کھانسی، ٹی بی، بدہضمی، قبض کا بہترین علاج ہے۔

11۔ تریاق خناق:- ریٹھ اتولہ، پانی ایک پاؤ۔ ریٹھ کو باریک پس کر پانی میں ابال لیں۔ تیار ہے۔ اس نیم گرم پانی کے غرارے کریں۔ پانی کو کافی دیر تک منہ میں رکھیں اور مواد تھوکتے رہیں۔ گاڑھی بلغم خارج ہوگی۔ اس کے فوراً بعد گرم دودھ میں گھی ملا کر پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً آرام آجائے گا۔ اس کے ساتھ غدی اعصابی مسہل بھی کھلائیں۔

12۔ تریاق معدہ:- گندھک اتولہ، پودینہ اتولہ، اجوائن ۲ تولہ۔ باریک کر لیں۔ ایک تاتین ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ معدہ کے تمام امراض کے لئے تریاق ہے۔

13۔ ہاضم:- اجوائن ۴ تولہ، سنڈھ اتولہ، مکھاں اتولہ، کالی مرچ اتولہ، کالا نمک اتولہ۔ باریک کر لیں۔ خوراک اماشہ۔

14۔ پیلیا یعنی یرقان کا علاج:- آلو بخارا پندرہ گرام، آلو ملی ۱۵ گرام، کسہ ۱۰ گرام، ہلیہ زرد ۲۰ گرام، ہلیہ سیاہ ۲۰ گرام، آملہ ۵ گرام، بیڑا ۱۰ گرام، ختم کاسنی ۵ گرام، شاہترہ ۵

گرام۔ موٹا موٹا کوٹ کر رات کو مٹی کے برتن میں ایک پیالہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل پن کر نہار منہ پلا دیں۔ یہی دوا دوبارہ بھگو دیں اور دوسرے دن پھر پلائیں۔ یہ نسخہ دودن چلے گا۔ اسی طرح کے پانچ نسخے تیار کر کے دس دن میں ختم کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز یرقان جڑھ سے ختم ہو جائے گا۔

15۔ پتھری توڑ:- سنگ یہود، سنگ دانہ مرغ، میٹھا سوڈا، نمک سفید، قلمی شورہ۔ ہم وزن لے کر خوب باریک کر لیں۔ خصوصاً سنگ یہود کو باریک کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ تیار ہے۔ ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا شربت بزوری کھلائیں۔ اگر یہ دوا مندرجہ ذیل جو شاندرے کے ہمراہ کھلائی جائے تو اس کا عمل کئی گنا تیز ہو جاتا ہے۔

16۔ جو شاندرہ پتھری توڑ:- سر پھوکہ، کلکتھی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ دودو تولے لیکر سب کو موٹا موٹا کوٹ کر تین پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح آگ پر رکھیں جب تقریباً آدھا سیر پانی رہ جائے تو چھان کر حسب ذائقہ شکر ملا کر مریض کو پلائیں۔ یہ ایک دن کی دوا ہے۔ صبح، دوپہر، شام پلا کر ختم کر دیں۔ اگلے روز نئی دوا تیار کریں۔

17۔ حب بیش:- میٹھا تیلیہ ۱ تولہ، میٹھا سوڈا ۱۰ تولے، سورنجاں شیریں ۱۰ تولے۔ حب نخودی بنالیں یا سفوف ہی رہنے دیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔ کینسر، جوڑوں کا درد، عرق النساء کا علاج ہے۔ مسکن ہے۔

18۔ حب کینسر:- نیلا تھوٹھا تولہ، کالی مرچ ۱۰ تولہ، سورنجاں شیریں ۱۰ تولہ۔ باریک کر لیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔

19۔ حب نرگس:- کالی زیری، کوڑ، رائی، سورنجاں، پہلا مول، ہم وزن۔ حب نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام۔ زبردست مصفی خون ہے۔ تمام اعصابی اور عضلاتی امراض میں مفید ہے۔ محترم حکیم صفدر علی صفوری صاحب کا تجویز کردہ ہے۔

20۔ کیڑے مار:- کرنجا ایک دانہ لے کر پیس کر اس میں گڑ ملا کر بچے کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تمام کیڑے تھیلی سمیت باہر آ جائیں گے۔

21- تریاق بوا سیر:- ریٹھ خشک اتولہ، تارا میرا ۵ اتولہ، شیر مدار ۳ ماشہ۔ پہلے ریٹھ کو باریک کر لیں پھر اس میں تارا میرا باریک کر کے ملا دیں پھر شیر مدار ڈال کر خوب کھل کر لیں اور حسبِ نحو دی بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔ اگر مریض حرارت کی کمی محسوس کرے تو غدی عضلاتی ملین کھلائیں۔

22- غدی اعصابی ہاضم:- سنڈھ اتولہ، مرچ سیاہ اتولہ، فلفل دراز اتولہ، نوشادر ٹھیکری اتولہ، پودینہ ۲ اتولہ، گندھک آملہ سار ۴ اتولہ، میٹھا سوڈا ۴ اتولہ، ریوند خطائی ۴ اتولہ، سوئف ۴ اتولہ، نمک سفید ۸ اتولہ۔ باریک کر لیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ زبردست ہاضم، کاسر ریاح اور مصفی خون ہے۔ معدہ اور جگر کیلئے آبِ حیات ہے۔

23- معین حمل:- کنڈیاری سفید گل والی اتولہ، زیرہ سیاہ اتولہ، داڑھی پھیل اتولہ۔ باریک کر لیں۔ تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو۔ حیض کے فوراً بعد تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے۔ وہ بھی بفضلہ تعالیٰ زینہ۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے سو بدل جاتی ہے۔

دوسرا نسخہ یہ ہے۔ پھیل کی داڑھی ۴ اتولہ، برادہ ہاتھی دانت ۴ اتولہ، تخم شولگی اتولہ، ناگ کیسرا اتولہ۔ باریک کر لیں۔ حیض سے فارغ ہونے کے بعد چار ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا قہوہ دیں۔

24- عسر ولادت:- برگ ہانس اڑھائی اتولہ آدھا سیر پانی میں پکائیں جب نصف رہ جائیں تو اتار کر مل چھان کر تین ماشہ سہاگہ بریاں کے ساتھ پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔ کبھی کبھار آدھے آدھے گھٹنے کے وقفے سے تین خوراکیں دینا پڑتی ہیں۔

25- کثرت طمث:- تخم سریالہ سالم اتولہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ دودھ کھلائیں۔ انشاء اللہ فوراً خون بند ہو جائے گا۔ کثرت طمث کا علاج غدی اعصابی، اعصابی غدی یا عضلاتی اعصابی داؤں سے کرنا چاہیے۔ کثرت سگجراح ہمراہ شربت انجبار کثرت طمث اور حمل کے دوران خون آنے کا

بہترین علاج ہے۔

26۔ حبِ مدر حیض :- بلاد را تولہ، حنظل ۳ تولہ، رائی ۳ تولہ، کلو نجی ۳ تولہ۔ باریک کر کے حبِ نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام۔ بندش حیض، ورم رحم، لیکوریا، موٹاپا کا مفید ترین علاج ہے۔

27۔ سدا جوانی :- ثعلب مصری، موصلی سفید، مغز بنولہ، چھلکا اسپنول۔ پہلی تین دواؤں کو باریک کر کے چھلکا اسپنول ملا دیں۔ تیار ہے۔ ایک تولہ آدھے کلو دودھ میں کھیر پکا کر صبح نہار منہ کھائیں۔ حسبِ ذوق گھی اور چینی ملا سکتے ہیں۔

28۔ حبِ بلاد ر :- حنظل ۵ تولہ، کرنجوا ۵ تولہ، تارا میرا ۵ تولہ، بلاد را تولہ، نیلا تھو تھا ۶ ماشہ۔ باریک کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی دیں۔ موٹاپا، شوگر، جریان، سیلان الرحم، دمہ، پرانا زکام اور کچی ریشہ دار کھانسی کے لئے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو اس دوا کے کھانے سے خارش شروع ہو جائے تو دوا بند کر دیں اور غدی عضلاتی مسہل یا ملین دیں اور غدی عضلاتی ملین کوتیل میں ملا کر مالش کرائیں۔

29۔ حبِ بنسلو چن :- زہر مہرہ خطائی، دانہ الاچھی خورد، ست گلوہ، طباشیر اصلی ایک ایک تولہ۔ کافور، کونین سلفیٹ تین تین ماشہ۔ خوب باریک کر کے اسپنول کے شیرہ کے ذریعے نخودی گولیاں بنالیں۔ ایک گولی بخار سے تین گھنٹے پہلے، دوسری دو گھنٹے پہلے اور تیسری ایک گھنٹہ پہلے کھلا دیں۔

30۔ حبِ سورنجا :- پوست ہلیہ زرد جو بے داغ ہو، سورنجا شیریں، مبصر تین تین تولہ لے کر کوٹ چھان لیں اور سوئف کے پانی کی مدد سے اکیس گولیاں بنالیں۔ ہر روز صبح ایک گولی نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ سات روز بلا ناغہ کھلا کر پھر سات دن کے لئے بند کر دیں۔ پھر سات روز مسلسل کھلائیں۔ اسی طرح ایک ہفتہ کھلائیں اور ایک ہفتہ ناغہ کریں۔ چھ ہفتوں میں اکیس گولیاں ختم ہو جائیں گی۔ بادی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

31۔ حبِ وجع المفاصل :- سفوف گل مدار ایک تولہ، قفل سیاہ ایک تولہ، مبصر ایک تولہ، سورنجا

شیریں ۲ تولہ، کچلہ مدبر ۲ تولہ، سوڈا سلی سلاس ۲ تولہ۔ باریک کر کے گوند کیکر کی مدد سے نخودی گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔ وجع المفاصل، عرق النساء، نفرس، وجع الورک اور تمام ریاحی دردوں کا زبردست علاج ہے۔

32۔ خارجی:- گندھک آملہ سار، کالی زیری، گیر وہم وزن لیکر باریک کر لیں۔ دو ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ یہی دوا ایک تولہ لے کر آدھا پاؤ سروسوں کے تیل میں ملا کر سارے بدن پر مالش کریں۔ تیل، مچھلی، کھٹی چیز اور قابض غذا سے پرہیز کریں۔ دوا شروع کرنے سے پہلے کیسٹر آئل کے ذریعے ہلکا سا جلاب دے لیں۔ ترخارش کا علاج ہے جسے جرب بھی کہتے ہیں اور پنجابی میں اسے پاں کہتے ہیں۔

33۔ ناسور کا علاج:- سانپ کی کینچلی جلا کر اس کی راکھ کو برگد کے دودھ میں ڈال کر مرہم بنالیں۔ اس میں روئی بھگو کر ناسور میں رکھیں۔ انشاء اللہ دوفتے میں زخم بھر جائے گا۔

34۔ ذیابیطس، جوڑوں کا درد، قبض، بد ہضمی، گیس کے لیے:- چھلکا ہلیلہ زرد ۵ تولہ، سنڈھ ۵ تولہ، سنکلی ۵ تولہ، سورنجاں شیریں ۵ تولہ، کشتہ کچلہ اڑھائی تولہ۔ خوب باریک کر لیں۔ تہائی چچ چھوٹا سے آدھا چچ تک صبح دوپہر شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ مریض کمزوری محسوس کرے تو ہمراہ دودھ دیں۔

35۔ بلند فشار خون کا علاج:- اجوائن دیسی آدھا پاؤ، کچور ایک چھٹانک۔ باریک کر لیں۔ آدھا چچ چھوٹا صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔



## ادویہ سازی کے آداب

- ۱۔ بیک وقت ایک سے زیادہ دوائیں بنانا شروع نہ کریں۔
- ۲۔ دوری مضبوط خریدیں جس کا پتھر نہ گھستا ہو اور اگر گرائنڈر استعمال کرنا ہو تو اسپیشل بنوائیں جس میں حسب ضرورت زیادہ دوا پس سکے۔

۳۔ اگر دواز ہر پلے ہو تو اسے گرائنڈر میں ہرگز نہ ڈالیں اور جب دوری استعمال کریں تو اس کو پونچھنا کافی نہیں ہے بلکہ برش وغیرہ سے دھونا ضروری ہے۔

۴۔ ہر دوا کا الگ ڈبہ، بوتل، برنی یا مرتبان تیار کریں اور اس کے اوپر اس دوا کا نام لکھیں ورنہ بعض اوقات بڑی بڑی قیمتی دوائیں عدم شناخت کی وجہ سے ضائع کرنا پڑ جاتی ہیں۔

۵۔ اپنے نسخہ جات کی ڈائری مکمل رکھیں تاکہ بوقت ضرورت کسی بھی مرکب کے اجزاء دیکھے جاسکیں۔

۶۔ اساتذہ کے نسخوں میں اپنی طرف سے تبدیلی کرنے سے گریز کریں البتہ مہارت اور مفردات شناسی کے بعد ایسا کرنا جائز ہے۔

۷۔ اپنے مطب کو صاف ستھرا رکھیں، دواؤں کے برتن ترتیب سے رکھیں۔ طبیب کی صفائی، وقار اور شخصیت مریض کو متاثر کرتی ہے اور حصول شفاء میں نفسیاتی اثر دکھاتی ہے۔



## چند سنہری باتیں (Some Golden Tips)

۱۔ کبھی خود کو بڑا حکیم نہ سمجھیں۔ دنیا میں بڑے بڑے طبیب اور اللہ کے پسندیدہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مرض سمجھ میں نہ آئے تو مریض کو کسی بہتر حکیم یا اساتذہ کے پاس بھیجنے میں عار محسوس نہ کریں۔

۲۔ نامحرم خواتین کا علاج کرتے وقت شریعت کا مکمل لحاظ رکھیں اور ان سے اپنی ماؤں اور بہنوں کی طرح پیش آئیں۔

۳۔ دوا کے دام مناسب لگائیں۔ مکمل تقویٰ اور خوفِ خدا کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ کم از کم بیوہ، یتیم، طالب علم، اور غریب لوگوں سے پیسے نہ لیں۔ سادات سے بھی پیسے نہ لیں خواہ وہ امیر ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ مَنْ عَمِلَ بِهَذَا وَاهْدِ مَنْ تَرَكَهٗ وَصَلِّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فہرست مضامین کتاب دستور الطیب

- ۱۔ تقریظ سعید حکیم صفدر علی صفوری صاحب ۳
- ۲۔ سرچشمہ طب ۴
- ۳۔ پہلا باب امورِ طبیعہ ۸
- ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، (معدہ بدن کا حوض ہے)،  
ارواح، قوی، افعال، (جسمانی نظام، نظام انہضام)، ستہ ضروریہ
- ۴۔ دوسرا باب نہر ۱۶
- دورانِ خون، اقسامِ نبض، اقسامِ مرض، (چنداہم باتیں)،  
دوائیں اور غذائیں، اصول علاج، تین اہم مرکبات
- ۵۔ تیسرا باب دریا ۲۱
- تحریکاتِ ستہ، مرکبِ نبض، چھ قسم کے امراض، چھ قسم کی  
دوائیں، اصول علاج، طبی فارماکوپیا، کس مریض کو کس  
طاقت کی دوا دینا ہوتی ہے
- ۶۔ چوتھا باب سمندر ۳۶
- دوا کا عمل بالخاصہ اور عمل بالمزاج، اہم کشتہ جات،  
چنداہم نسخہ جات، ادویہ سازی کے آداب، چند سنہری باتیں